اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

نگران اعلیٰ : مولانا مفتی محمود

حاجی شمس الدین

سہالہ سے رہائی کے بعد

پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود کی

پہلی تقریر!

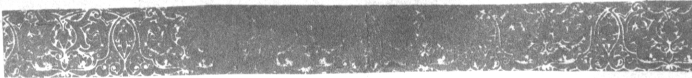
اندر کے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں —— (ادارہ)

اسلام الدین صابر نیو کراچی

نور کے پیغامبر

ظلمت شام ستم چھائی تھی تا حدِّ نظر
روشنی کی اک کرن بھی نظر آتی نہ تھی!
ہر طرف مایوسیوں کی تھی فضا چھائی ہوئی
منزلیں گم تھیں اندھیروں میں چھُپے تھے راستے
رہزنوں کو وقت نے بخشا تھا شرفِ رہبری
اہل ثروت فاقہ و افلاس کے نرغے میں تھے
بربریّت کا، ستم کا، ظلمتوں کا دَور تھا

چھپ چکے تھے وقت کے پردے میں خورشید و قمر
مٹ چکی تھی اہلِ دل کے دل سے امیدِ سحر
مبتلائے فکرِ فردا تھا ہر اک فرد و بشر
پا دریدہ، ہر قدم راہ طلب کا تھا سفر
عظمت انساں کی قیمت بن گئے تھے سیم و زر
بن گئے تھے قوم کے حاجت روا دریوزہ گر
ظلم کی تلوار تھی انصاف کے حلقوم پر



وقت نے کروٹ لی آخر اک نئے انداز سے
کچھ ستارے یوں ہوئے ان ظلمتوں میں جلوہ گر
ان کی تابانی سے شب کی تیرگی چھٹنے لگی!
جگمگا اٹھی حیاتِ نو کی ہر اک راہگذر
ان کے جلووں نے عطا کی حوصلوں کو تازگی
جاگ اٹھا ہے دلوں میں اک نیا عزمِ سفر
یہ ستارے بن گئے ہیں منزلوں کی روشنی
یہ ستارے بن گئے ہیں اب چراغِ راہگذر
یہ ستارے آبروئے ملک و ملت کے امیں
یہ ستارے ظلمتوں میں نور کے پیغام بر
یہ ستارے نازشِ افلاک ہیں فخرِ زمیں
یہ ستارے ہمسرِ خورشید ہیں رشکِ قمر
یہ ستارے رہنما ہیں ظلمتِ ایّام میں
یہ ستارے ظلمت شب میں ہیں امیدِ سحر
جلد اب روزِ مکافات آنے کو ہے
بچ نہ پائے گا کوئی اب فتنہ ساز و حیلہ گر

اپنے ہی ہاتھوں میں آج اس قوم کی تقدیر ہے
دل میں قرآن ہے، زباں پہ نعرۂ تکبیر ہے!



اداریہ

اکرام القادری

بعد از خرابیٔ بسیار

نمائندہ نوائے وقت سے خصوصی ملاقات کے دوران چیف الیکشن کمشنر جناب سجاد احمد جان نے حالیہ انتخابات کے سلسلے میں جن ۹ خیالات کا اظہار کیا ہے اور انتخابات میں دھاندلیوں کی روک تھام کے لیے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ وہ اخبارات کے ذریعہ قوم کے سامنے آچکی ہیں اور حکومت نے تو ان تجاویز کے ایک ایک لفظ کا مطالعہ کر لیا ہو گا

بعد از خرابی بسیار جناب سجاد احمد جان کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ حالیہ انتخابات میں الیکشن کمشن کے تمام تر انتظامات کے باوجود وسیع پیمانے پر دھاندلیوں کا ارتکاب کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ دھاندلیوں کا ارتکاب کرنے والے افراد نے سجی سجائی دکان پر ڈاکہ ڈالا اور اس سے ملک و قوم کے مفادات کو نقصان پہنچایا گیا۔

اس واضح اعتراف کے باوجود بھی اگر حکمران پارٹی یا اس کا کوئی ہمدرد اگر یہ کہے کہ انتخابات میں دھاندلیاں نہیں ہوئیں اور اگر ہوئی ہیں تو دس پندرہ فیصد ہوئی ہیں۔ جیسا کہ بھٹو صاحب، حفیظ پیرزادہ اور پیپلز پارٹی کے دیگر چھٹے بٹے کہتے رہے ہیں۔ تو ہم ہی کیا پوری قوم ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی برادری یہ کہنے میں حق بجانب ہو گی کہ تاریخ میں کبھی اس سے بڑا جھوٹ نہیں بولا گیا۔

کتنی اچھی بات ہوتی اگر جناب چیف الیکشن کمشنر ابتدا ہی میں اس حقیقت کا اعتراف کر لیتے یا کم از کم کھلے بندوں نہ سہی حکومت سے ہی یہ بات کہہ دی جاتی کہ انتخابات میں وسیع پیمانے پر دھاندلیاں ہوئی ہیں۔ پاکستان قومی اتحاد کے مطالبات تسلیم کرتے ہوئے عدلیہ اور فوج کی نگرانی میں انتخابات دوبارہ کرا دئے جائیں۔ حکومت اگر ان کی اس بات کو نا بھی تسلیم کرتی تب بھی وہ خود تو عدم اعتماد کا شکار ہونے سے بچ جاتے اور عین ممکن تھا کہ حکومت بین الاقوامی رسوائی سے بچنے کے لیے ان مطالبات کو تسلیم ہی کر لیتی۔ جیسا کہ وہ عرب برادر ممالک کے دباؤ سے بالآخر انتخابات دوبارہ کرانے پر رضامندی کا اظہار کر رہی ہے۔

اگر ایسا ہو جاتا تو ملک اور قوم اتنے بڑے سنگین بحران کے شکار نہ ہوتے جو انہیں درپیش ہے اس قدر قیمتی جانیں ضائع نہ ہوتیں۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کو جیلوں میں نہ جانا پڑتا، ہزاروں لوگ زخمی نہ ہوتے اور ملکی معیشت تباہی و بربادی کے کنارے نا پہنچتی

اس سلسلے میں ہم موجودہ حکمران پارٹی سے کہیں گے کہ وہ بھی اس طرح سے حقیقت کا اعتراف کر لے جس طرح سے جناب سجاد احمد جان نے کہا ہے۔ اور اب مزید کسی تاخیر اور لیت و لعل سے کام لینے کی بجائے پاکستان قومی اتحاد کے بنیادی مطالبات کو مان لے اسے ذاتی انا اور جھوٹے وقار کا مسئلہ نہ بنائے۔ ملک و قوم کی مکمل تباہی اگر منظور نہیں ہے تو جناب بھٹو کو راج ہٹ چھوڑنی ہو گی اور قومی مطالبات کے سامنے جھکنا ہو گا۔

یہ درست ہے کہ بھٹو صاحب نے پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود کو اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ اسمبلی توڑ کر دوبارہ انتخابات کرانے کے لیے تیار ہے۔ جس کے بعد



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۲۳

جمعۃ المبارک ۱۰ جون ۱۹۷۷ء ۲۳ جمادی الثانی

سرپرست

مولانا عبید اللہ انور

مدیر

اکرام القادری

مدیر معاون

عمیر الہاشمی

بدل اشتراک

سالانہ

۴۵ —— روپے

ششماہی

۲۳ —— روپے

سہ ماہی —— ۱۱/۵۰ روپے

فی پرچہ

ایک روپیہ

یکے از مطبوعات

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

پرنٹر پبلشر چھپا مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع

قومی اتحاد کے رہنما مذاکرات کرنے پر رضامند ہوئے ہیں۔

لیکن اگر بھٹو صاحب نے اس یقین دہانی کے بعد مذاکرات کو طویل کر کے موجودہ تحریک کو ٹھنڈا کرنے یا کمزور کرنے کی مخفی خواہش اپنے دل میں رکھی ہوئی ہے اور اسے بھی وہ اپنی غیر معمولی ذہانت کا ایک اور کارنامہ تصور کرتے ہیں تو اپنے آپ سے یہ ایک اور دھوکہ ہوگا۔

اس قسم کی منفی ذہانت ہمیشہ تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے اب ملک و قوم کا مفاد اور خود ان کی اپنی ذات کا مفاد بھی اسی میں ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے مذاکرات کو کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچاتے ہوئے قوم کے بنیادی مطالبات بروئے کار لائیں

جہاں تک تحریک کے ختم ہونے یا ٹھنڈا پڑنے کی بات ہے تو ہم بلا خوف تردید یہ کہیں گے کہ ایسا سوچنے اور کہنے والے نے ابھی تک حالات کے صحیح رخ کا اندازہ نہیں لگایا۔ یہ تحریک عوام کی چلائی ہوئی تحریک ہے اور ایک عظیم مقصد کے لیے چلائی گئی ہے اس کے ختم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس تحریک کی فطرت میں قدرت نے ایسی لچک رکھی ہے کہ یہ اتنا ہی ابھرے گی جتنا کہ اسے دبانے کی کوشش کی جائے گی۔

امیر مرکزیہ کی گرفتاری اور رہائی

پچھلے دنوں اخبارات سے علم ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ کو پولیس نے اس وقت گرفتار کیا جب وہ درس حدیث دے رہے تھے۔ ایک اطلاعیہ کے مطابق ان گرفتاری کے لیے پورے شہر خانپور کی ناکہ بندی کی گئی گویا کہ غیر ملکی چھاؤنہ بردار فوج کے افراد کو گھیرے میں لینا تھا گو حضرت امیر مرکزیہ کو بعد میں فوری طور رہا کر دیا گیا لیکن یہ امر کس قدر افسوسناک ہے کہ موجودہ نام نہاد عوامی حکومت کے دور میں نا مساجد کی حرمت کا خیال رکھا گیا ہے اور نا ہی مدارس کے تقدس کا انگریز کے دور استبداد میں بھی اس قسم کا شرمناک رویہ اختیار نہیں کیا گیا جو اس ظالمانہ دور میں روا رکھا گیا

گذشتہ ہفتے حضرت کی خدمت میں حاضری کے لیے خانپور جانا ہوا تھا حضرت کے صاحبزادوں نے بتایا کہ سکیورٹی فورس اور پولیس کے درندوں نے جس بہیمیت اور بربریت کا مظاہرہ کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ شہداء علی پور کے لیے ایصال ثواب کرتے والے طلباء مخزن العلوم اور قومی اتحاد کے کارکنوں پر مدرسے کی چار دیواری میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ کی جس سے نہتے طلباء اور شہری تڑپ تڑپ کر شہید ہو گئے۔ شہیدوں کی لاشیں تک ورثا کو اٹھانے نا دیں۔ بمشکل دو لاشیں قومی اتحاد کے کارکنوں نے اپنے قبضے میں لیں بہت سے افراد زخمی ہوئے اس کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر یہ دوسرا شرمناک واقعہ پیش آیا کہ درس حدیث دیتے ہوئے حضرت کو گرفتار کیا گیا ہم اس ذلیل حرکت کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ کی تقریر

وزراء رابطہ عوام کی مہم شروع کر دیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ انتخابات نئے سرے سے کرانے پڑیں۔ اس مقصد کے لیے فیصلہ کیا گیا کہ حکمران پارٹی کے اراکین اسمبلی تین روز اپنے اپنے حلقہ انتخابات میں کام کیا کریں گے اور دو روز اسمبلی کے اجلاس میں حاضر ہوا کریں گے۔ ہر ضلع کے ارکان کی ٹیم تیار کر دی گئی ہیں جو باری باری عوامی رابطہ پر جائیں گی اور اپنے متعلقہ صوبائی وزیر کو رپورٹ پیش کریں گی۔ جو ان ٹیموں کے انچارج مقرر کئے گئے ہیں۔ اس رابطہ کی مہم کے دنوں کا اراکین کو باقاعدہ الاؤنس ملے گا اور ان کو اسمبلی میں حاضر شمار کیا جائے گا۔

یہ ہے اس تقریر کا اقتباس جو جناب صادق حسین قریشی نے اپنی پارٹی کے نام نہاد اراکین اسمبلی کے سامنے کی۔ قارئین اس اقتباس کو بار بار پڑھیں۔ دھاندلی کی پیداوار موجودہ حکمران ٹولے کے افکار عالیہ کی داد دیں پہلے تو قصہ تھا جیبوں ماسٹروں اور سائیکلوں کی تقسیم کا اور اب نام نہاد اسمبلی کے جعلی ارکان کو الاؤنس دیا جا رہا ہے غیر حاضر ہونے کے باوجود کس بات کا؟ اس کا نہ وہ پارٹی کے لیے ووٹر تلاش کریں۔

دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی پاداش میں قانون کی حفاظت کے نام سے قتل و غارت گری کا بازار کرنے والوں کی یہ کیفیت ہے کہ تمام قانون غیروں کے لیے ہیں اپنے لیے نہیں۔ وہ جو چاہیں کریں، جو چاہیں کہیں کوئی پوچھنے والا نہیں قانون صرف دوسروں کے لیے ہے۔ افسوس صد افسوس۔

میرا سونا بھی میرے ہاتھ میں مٹی کی ڈلی
تیرا پیتل بھی تیرے ہاتھ میں زر لگتا ہے

جمعیۃ طلباء اسلام کی صوبائی مجالس عاملہ کے اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی چاروں صوبائی مجالس عاملہ کے اجلاس درج ذیل پروگرام کے مطابق ہوں گے۔

پنجاب ۔۔ ۲۰ جون بمقام لاہور
سرحد ۔۔ ۱۴ " پشاور
سندھ ۲۵ " حیدر آباد
بلوچستان ۲۷ " کوئٹہ

پنجاب اور سرحد کے اجلاس میں مرکزی صدر میاں محمد عارف اور سندھ بلوچستان کے اجلاس میں مرکزی ناظم عمومی محمد فاروق قریشی شرکت کریں گے۔

مرتبہ: محمد فاروق صدیقی ڈیرہ اسماعیل خان

خلیفۂ اوّل ، امیرُالمؤمنین ، سیّدنا

حضرت ابُوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ

نذرِ عقیدت

یہ حقیر پیش کش امام المشارق والمغارب ، افضل البشر بعد الانبیا باتحقیق ۔ جانشین رسول خلیفۂ بلافصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں جنہیں رب کائنات نے صدیق ، ثانی اثنین اور رضی اللہ جیسے لاثانی القابات سے سرفراز فرمایا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ " ہم پر کسی کا احسان نہیں جس کا بدلہ ہم نے نہ دیدیا ہو ، مگر ابوبکرؓ کا کہ ان کا احسان میرے ذمہ ہے ، اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا۔ ——— اور سیدنا حضرت علیؓ نے " خیر الامۃ بعد النبی " فرمایا ———

اور سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ——— " قسم ہے وحدہٗ لاشریک کی کہ اگر حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ نہ ہوتے تو روئے زمین میں کوئی بھی اللہ کی عبادت نہ کرتا " (ابن عساکر تاریخ الخلفاء) ———

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن فتنوں نے سر اٹھایا ان کو آپ جیسے خلیفۃ الرسول ہی فرو کر سکتے تھے۔ وگرنہ اسلام سرزمین عرب میں ہی دفن ہو جاتا ——— گر قبول افتد زہے عز و شرف ——— (محمد فاروق صدیقی ۔ عفی عنہ)

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ جاہلیت میں نام " عبدالکعبہ " تھا جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر " عبداللہ " کر دیا ۔ لقب صدیق و عتیق اور کنیت " ابوبکر " تھی ۔ (روح المعانی بہ تفسیر)

آپ کے والد کا اسم گرامی عثمان اور کنیت : ابو قحافہ تھی ۔ والدہ کا نام سلمہ اور کنیت ام الخیر تھی ۔ آپ کا نسب آٹھویں پشت میں مرہ بن کعب پر جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے ۔ کسی نبی کے کسی صحابی کو یہ مقام نصیب نہیں جو سیدنا ابوبکر صدیق کو نصیب ہوا ۔ آپ کی چار پشتیں صحابی ہیں ۔ آپؓ خود آپ کے والد سیدنا قحافہؓ آپ کے صاحبزادے سیدنا عبدالرحمٰنؓ اور آپ کے پوتے سیدنا محمدؒ جن کا لقب عتیق ہے ۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ
من یشآء ط

ے این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

آپ کی ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تقریباً دو سال بعد ہوئی اور اسی طرح دنیا سے رحلت بھی حضور سرور کائنات سے تقریباً دو برس بعد ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو ہوئی ۔ گویا اس دنیا میں جتنا آنحضرت رہے اتنی ہی مدت حضرت ابوبکر رہے ۔ پیر کے دن حضور پُر نور کی دنیا سے روانگی ہوئی اور پیر ہی کے دن خلیفہ اوّل نے اس دنیائے جہان فانی سے رحلت فرمائی ۔

اسلام سے قبل بڑی عزت اور وجاہت و ثروت کے مالک تھے ۔ انساب قریش کے سب سے بڑے عالم ، علم مجلسی میں طاق اور نہایت فصیح و بلیغ تھے ۔ اہل مکہ کے خصومات اور مقدمات کے فیصلے آپ سے متعلق تھے ۔ شراب کو تمام عمر ہاتھ نہیں لگایا ۔ اور بت پرستی سے دُور رہے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچپن سے والہانہ محبت رکھتے تھے ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان نبوت ہوتے ہی سب سے پہلے اسلام لائے ۔ چنانچہ ابن الحسین تمیمی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو بھی میں نے اسلام کی دعوت دی اس کو کچھ نہ کچھ تردد ، فکر اور جھجک ہوئی سوائے صدیق اکبرؓ کے کہ جیسے ہی میں نے اسلام کی دعوت دی بلا تردد و تامل انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور ذرا بھی دیر نہ لگائی ۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ

سے جو روایت ہے اس حدیث کے ضمن میں یہی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ میں کچھ تکرار ہوگئی تو رسالت مآبؐ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور ابوبکر نے میری تصدیق کی اور جان و مال سے میرا ساتھ دیا۔ تو کیا تم لوگ میرے اس ساتھی سے میری خاطر رک سکتے ہو"

یہ جملہ آپؐ نے دو مرتبہ فرمایا۔

آپ کی دعوت تبلیغ کئی دوسرے حضرات کے لیے بھی قبول اسلام کا باعث بنی، چنانچہ عشرہ مبشرہ میں سے:

1. سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
2. سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ
3. سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف "
4. سیدنا حضرت زبیر "
5. سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص "

آپؓ ہی کی دعوت پر مسلمان ہوئے۔ ازاں سات غلاموں کو جو مسلمان ہو جانے کے سبب طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ خرید کر آزاد کیا۔ جن میں حضرت بلال حبشیؓ اور حضرت عامرؓ شامل ہیں۔

اسلام لانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی جسے اسلام میں سب سے پہلی مسجد ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج نصیب ہوئی تو سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق نے تصدیق فرمائی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

"اور وہ (محمد) جو سچائی لایا اور جو (صدیق) اس کی تصدیق کرتا ہے، یہی متقی ہیں" (سورۂ زمر)

ایک مشہور کتاب تفسیر مجمع البیان جلد ۸ صفحہ ۴۹۸ میں ہے

والذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ ابوبکرؓ

اسلام کی ترقی و خوشحالی کے لیے جہاں مال کی پرواہ نہ کی کئی بار لہولہان ہوئے۔ جب قریش کی زیادتیاں حد سے بڑھ گئیں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کو ہجرت فرمائی۔ تین روز تک غار ثور میں رہے، ہر طرح سے آنحضرت کی رفاقت کی۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جس کی کھلے بندوں قرآن حکیم نے سند فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو:

"ثانی اثنین" اور "لصاحبہ"

کا لقب عطا فرمایا۔

چنانچہ سورۂ توبہ میں ارشاد ہے:

"یقیناً اللہ نے اس کی مدد کی جب اس کو ان لوگوں نے جو کافر تھے نکال دیا (اس حال میں) کہ وہ دو میں دوسرا تھا۔ جب دونوں غار میں تھے جب اس نے اپنے رفیق کو کہا: "غمگین نہ ہو، اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔

آپؓ ہر مشکل اور تکلیف کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ اپنی سب سے پیاری بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپؐ کے نکاح میں دیدیا۔ غزوہ بدر، احد، خندق، بیعت رضوان، خیبر، فتح مکہ، تبوک حجۃ الوداع کے موقعوں پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ جنگ تبوک کے موقعہ پہ اپنے گھر کا سارا مال و متاع اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیا، یہاں تک کہ بدن کے کپڑے اتار کر دے دیئے۔ اور خود ایک موٹا ٹاٹ باندھ اور کانٹوں کے بٹن بنا لیے اسی حال میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لاتے اور فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ابوبکر کو سلام فرماتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ میں اللہ صدیق سے راضی ہوں، کیا صدیق بھی مجھ سے راضی ہے کہ نہیں؟

جیسا کہ شاعر مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

حضرت علی حیدرؓ کرار اور حضرت بی بی فاطمہؓ کی شادی بھی آپ کے مشورہ و ترغیب سے ہوئی۔ گرہستی کا سامان بھی آپ کے مشورہ سے خرید اگیا۔

بوقت مرض وفات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا:

"مسجد نبوی میں سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے سب کھڑکیاں بند کر دی جائیں"

(ابن احمد)

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ کمزور ہو گئے تو فرمایا:

"ابوبکرؓ کو کہو امامت کرائے" (بخاری مسلم ترمذی، ابن ماجہ)

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکرؓ ان یؤمھم غیرھم ط

(حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا) "جس قوم میں ابوبکرؓ ہوں اس کے لیے زیب نہیں کہ ابوبکرؓ کے سوا اس کا کوئی اور امام ہو"

ہے نہیں تھا کسی کا یہ حق اور کام
کہ صدیق کے ہوتے وہ بنتا امام

چنانچہ آپؓ نے سرور کائنات کی زندگی مبارک میں سترہ نمازیں پڑھائیں اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ وغیرہ بھی شامل تھے۔

جب ہادی کائنات کی وفات حسرت آیات ہوئی تو مدینہ میں ہیجان برپا ہوگیا۔ ہر شخص بے تاب و مضطرب تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ اس وقت اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت کی رہنمائی نہ فرماتے تو خطرہ تھا کہ پوری امت کا شیرازہ بکھر جاتا۔

جو مسائل درپیش تھے ان میں چند امور حسب ذیل ہیں جو ابوبکر صدیقؓ کی ذہانت، تدبر، حکمت اعلیٰ صلاحیتیں اور مزاج شناسی نبوت ہونے کا بین ثبوت ہے۔

1. امت مسلمہ کی عام پریشانی، اضطراب اور عمر فاروق اعظمؓ کی تلوار
2. مسئلہ خلافت میں مہاجرین و انصار کے مابین اختلاف
3. مرتدین کا ارتداد۔

۴- منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی۔
۵- مرتدی قبائلی فتنوں کی سرکوبی
۶- حضرت اسامہ کے لشکر کی روانگی۔
۷- منکرین ختم نبوت کا سدباب۔
۸- منافقین کی شازشیں اور شرارتیں
۹- انتظام سلطنتِ برطانیہ

محسن انسانیت کی رحلت کی خبر سن کر بعض صحابہ کرامؓ تو حیران و پریشان ہو کر جنگلوں میں چلدیئے۔ اور کچھ سراسیمہ و ششدر جہاں کھڑے تھے وہ کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ اسی اثناء میں حضرت عمر فاروق بھی متحیر و مضطربانہ حالت میں تشریف لائے اور جب لوگوں کو یہ کہتے سنا کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے تو نہایت طیش کے ساتھ تلوار کھینچ کر مسجد نبوی میں کھڑے ہو گئے اور چلّا چلّا کر فرمانے لگے:

"یہ منافقوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرگئے ہیں۔ خدا کی قسم آپ نہیں مرے"

اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ روح فرسا خبر سن کر اپنے گھر سے تشریف لائے تو حضرت عمر کو یہ دعویٰ کرتے سنا، لیکن خاموشی سے حجرۂ عائشہ صدیقہ میں تشریف لاتے۔ وہاں جسم اطہر سے چادر الٹ کر دیکھا۔ چہرہ مبارک کو بوسہ دیا اور مسجد میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہی کچھ کہتے سنا۔ فرمایا "چپ رہیے" مگر حضرت عمر نہایت جوش میں تھے۔ اس کے بعد ابوبکر سب لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بعد حمد و ثنا فرمایا:

"لوگو! جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا ہو وہ سن لے کہ محمدؐ فوت ہو گئے ہیں اور جو کوئی خدا کو پوجتا ہے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ حیی القیوم ہے اور وہ کبھی نہ مرے گا"

اس کے بعد قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: "نہیں ہیں محمد مگر رسول۔ ان سے پہلے بھی پیغمبر گذر چکے ہیں، اگر وہ مرجائیں یا مار ڈالے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں واپس جاؤ گے۔ اور جو کوئی الٹے پاؤں واپس جائے گا وہ اللہ کو کچھ بھی نقصان نہ دے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو جزائے خیر دے گا"

(آل عمران رکوع ۱۵)

حضرت ابوبکر کی یہ تقریر سن کر سب کے حواس ٹھکانے ہوئے۔ اس کے بعد لوگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے کے لیے چہ میگوئیاں شروع ہوئیں۔ لیکن صدیق اکبر کی رائے اور مشورہ سے سب نے اتفاق کرتے ہوئے آپ کو حجرۂ عائشہ صدیقہؓ میں دفن کیا گیا۔

جب خلافت کے مسئلے پر مہاجرین و انصار میں کشمکش پیدا ہوئی تو حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنی مصاملت، رائے اور بزرگی و خداداد ذہانت و قابلیت سے کام لے کر جھگڑا ختم کر دیا اور تمام صحابہ نے بالاتفاق آپ کی بیعت کر کے خلیفہ منتخب کر لیا۔ آپ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد خطبہ خلافت دیا۔ وہ تاریخ اسلام کا سنہری باب ہے۔ آپ نے بعد حمد و ثنا کے فرمایا:

"لوگو! میں تمہارا امیر بنایا گیا ہوں اگر میں اچھے کام کروں تو میری مدد کرو اور اگر غلطی کروں تو تم میری اصلاح کرو۔ یاد رکھو! صدق امانت ہے۔ اور کذب خیانت ہے۔ تم میں جو کمزور ہے میرے نزدیک طاقتور ہے۔ جب تک کہ میں اس کا حق اسے نہ دلوا دوں اور تم سے جو قوی ہے وہ میری نظر میں کمزور ہے جب تک کہ میں اس سے دوسرے کا حق نہ لے لوں۔ تم میں سے کوئی جہاد ترک نہ کرے کیونکہ جس قوم نے جہاد ترک کیا اللہ نے اس کو ذلیل کیا لوگو! جب تک میں اللہ و رسول کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو اور جہاں میں خدا اور رسول کی نافرمانی کروں تم میرا ساتھ چھوڑ دو"

اس وقت جزیرۃ العرب ایسے نازک دور سے گزر رہا تھا کہ بہت سے لوگ مرتد ہو گئے تھے بعض نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ حلال و حرام کی تمیز ختم ہو گئی۔ بعض قبائل نے مسلمان حاکموں کو اپنے علاقوں سے نکال دیا۔ بعض مدعیان نبوت بھی اٹھ کھڑے ہوئے جن میں مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور سجاح نامی ایک عورت بھی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان سب مرتدوں اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے قتال و جہاد کا اعلان کر دیا اور ہر ایک بات یہ بھی درپیش تھی کہ حضورؐ اپنی آخری وصیت میں حکم دے چکے تھے کہ حضرت اسامہ کا لشکر ملک شام کی طرف روانہ کر دیا جائے۔ آپ نے اس لشکر کی روانگی کا بھی حکم دے دیا۔ حضرات صحابہ کرام اس معاملے میں حضرت ابوبکرؓ سے اختلاف رائے رکھتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے پرآشوب وقت میں جب اندرون ملک متعدد قبائل کی طرف سے بغاوت کے شعلے بلند ہو رہے ہیں لڑائی میں پیش قدمی مناسب نہیں۔ نیز مانعین زکوٰۃ سے بھی کچھ نرم رویہ اختیار کیا جائے" حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا:

اے خلیفہ رسول! امیر المومنین! یہ سختی کا وقت نہیں۔ ذرا تالیف و نرمی سے کام لیجیے"

لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ چنانچہ حضرت اسامہؓ کا لشکر کامیاب و کامران لوٹا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا خاتمہ کیا۔ یہ نتیجہ دیکھ کر سب کی آنکھیں کھل گئیں۔

جہاں پر تھے تذبذب میں عمرؓ جیسے مدبر بھی
وہاں پر حوصلہ کام آگیا صدیق اکبرؓ کا

چنانچہ حضرت سیدنا صدیقؓ نے اپنے حسن انتظام اور حسن تدبر سے ایک سال سے کم عرصہ میں پوری سلطنت اسلامیہ میں امن و امان قائم کر دیا۔ آپ کی فتوحات کا سلسلہ اس کے بعد بھی جاری رہا۔ اور آپ کی بھیجی ہوئی فوجوں نے ایران و روم کی باسطوت اور پرشوکت حکومتوں سے نبرد آزما ہو کر انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔ اس طرح آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو گئی کہ:

"قسم ہے کہ مجھے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے

تم (ابوبکر) ضرور قیصر و کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے۔ اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے"۔

خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رض کے فتوحات کا سلسلہ عراق و شام تک بڑھ گیا ابلہ، شنی، وطیہ، لیس، حیرہ، انبار، عین، دومۃ فراض اور بابل کے معرکوں میں فتح حاصل ہوئی۔

آپ نے قرآن پاک کو یکجا کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ "جامع القرآن" کہلائے۔ آخری حج میں کیا۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ۱۴۲ احادیث و روایات ہیں۔

آپ نے سردی میں غسل فرمالیا، چنانچہ سخت بخار ہو گیا۔ بیماری کی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ دو روز کے سخت بخار کی حالت میں ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ بمطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ء بعہد دو سال تین ماہ اور دس دن کی خلافت کے بعد تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پاکر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے آخری الفاظ یہ تھے:

"توفنی مسلماً و الحقنی با
لصالحین"

نماز جنازہ حضرت عمر نے پڑھائی۔ آپ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ ذرا نیچے کی طرف دفنایا گیا۔

وہ ابوبکر صدیق رض.....

محمد اکرم فاروق

۱۔ جنہوں نے سفر میں ایک مبارک خواب دیکھا اور اسے بشارت عظمیٰ سمجھ کر واپس تشریف لائے اور آتے ہی زیارت نبوی ﷺ سے مشرف ہو کر دولت ایمان سے سرفراز ہوئے (غزوات حیدری)

۲۔ جنہوں نے تمام سوسائٹی اور متعلقین ان کے حشمت و رعب اور جاہ و جلال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سرور کائنات ﷺ کی رفاقت و محبت کو ان پر ترجیح دی۔ (غزوات حیدری)

۳۔ جو اسلام میں داخل ہوئے تو ہزاروں لے کر آئے اور گئے تو کوڑی بھی پاس نہ تھی جن کی ایمانی تائید نبوت کی نشر و اشاعت کا باعث بنی اور شمع نبوت پر پروانہ وار قربان ہونا اپنے لیے فخر محسوس کرتے تھے۔

۴۔ جن کے دل کو راحت حضور اکرم صلعم کے دیدار سے حاصل ہوتی تھی۔ اور زندگی کا سرمایہ حضور ﷺ کی رضا تھی۔

۵۔ جنہوں نے حضور ﷺ کی اجازت سے خطبہ دینے کی جرأت کی اور مخالفین کے مظالم کا نشانہ بنے۔ (تاریخ اسلام)

۶۔ جو بے ہوشی سے ہوش میں آتے ہی اپنی تکلیف بھول کر دیدار یار کے متمنی ہوئے۔ (تاریخ اسلام)

۷۔ جنہوں نے اپنا سرمایہ قربان کر کے مظلوم بلال رض کو محبوب حقیقی سے ملا دیا۔

۸۔ جنہوں نے مالی قربانی کے سلسلے میں خداوند عالم سے ابو الفضل کا لقب پایا۔ (ابن کثیر)

۹۔ جنہوں نے معجزات نبوی کی تصدیق کے صلہ میں صدیق اکبر کا لقب پایا۔ (تفسیر نعیمی)

۱۰۔ جن کے کردار سے گفتار و حرکات و سکنات سے سنت نبویہ کی خوشبو آتی تھی اور اخلاص و دیانت داری سے امین الناس کا خطاب پایا۔ (مشکوٰۃ)

۱۱۔ جن کے قلب کے تزکیہ و تصفیہ کا ذمہ حضور اکرم ﷺ نے لیا۔ (القرآن)

۱۲۔ جن کی ذات گرامی صفات کو حضور اکرم ﷺ نے بطور نمونہ کے پیش کیا اور احسانات عظیمہ کا اقرار حضور ﷺ کی ذات مقدس نے کیا۔

۱۳۔ جنہوں نے سات سال کی پیاری بچی کو حضور علیہ السلام کے عقد میں دے کر نجابت ابدی حاصل کی۔

۱۴۔ جن کو شب ہجرت رفاقت کے لیے پروردگار عالم نے منتخب کیا۔ (حیات القلوب)

۱۵۔ جن کے دروازے پر سرور کائنات بن بلائے تشریف لے گئے اور جن کی رفاقت کو تمام صحابہ کرام رض کی رفاقت پر سرور دو عالم نے ترجیح دی اور غزوہ بدر میں حضور ﷺ نے لشکر کے میمنہ کا سردار بنایا۔

۱۶۔ جنہوں نے شب ہجرت بار نبوت اپنے کندھوں پر اٹھایا (غزوات حیدری)

۱۷۔ اور غار ثور کے اندر فخر دو عالم کے لیے جن کو غار کو صاف کرنے کی خدمت نصیب ہوئی (غزوات حیدری)

۱۸۔ جن کی گود حضور علیہ السلام کے لیے آرام گاہ بنی (سیرت حلبیہ)

۱۹۔ جن کو سانپ نے کاٹ لیا تو حضور ﷺ کی لب سے دوا نصیب ہوئی جن کے گھر سے حضور کے لیے طعام غار میں پہنچتا رہا (غزوات حیدری)

۲۰۔ جن کی بیٹی کو رفاقت نبوی کے پیش نظر ابو جہل کی طرف سے ایذا پہنچی (تاریخ اسلام)

۲۱۔ وقت طلب حضور ﷺ کی اپیل پر جنہوں نے سارے گھر کا سرمایہ محبوب خدمت میں پیش کر دیا (سیرت حلبیہ)

۲۲۔ جنہوں نے فاروق اعظم کے ساتھ سیدنا علی رض کو تزویج سیدہ پر آمادہ کیا۔ اور بوقت نکاح سیدہ گواہ بنے۔ اور جن کے تذکرہ کی وجہ سے حضور علیہ السلام نے سیدہ فاطمہ رض کا نکاح فرمایا۔ اور رسول ﷺ سیدہ کے لیے شادی کے کپڑے خریدے (جلاء العیون)

۲۳۔ جن کو سارے قرآن میں صاحب النبی کا لقب نصیب ہوا۔ خدا تعالیٰ نے نصرت خداوندی سے تعبیر کیا قرآن نے ثانی اثنین کا لقب دیا (القرآن)

۲۴۔ جو درسگاہ نبوی ﷺ کے پہلے طالب علم تھے (تاریخ الخلفاء)

۲۵۔ جنہوں نے مدینہ منورہ پہنچ کر حضور ﷺ کے سر مبارک پر چادر تان لی تاکہ آقا اور غلام کے درمیان فرق واضح ہو سکے (سیرت)

۲۶۔ بدر میں قیدیوں کی خلاصی کے سلسلے میں جن کی رائے کے ساتھ سرور کائنات نے اتفاق کیا۔ (الحدیث)

غزوہ احد میں جو حضورؐ کے پہلو بہ پہلو رہے اور انتشار کا عزم تک نہ کیا۔

۲۸۔ غزوہ خندق میں جن کی طرف سے ایک کافر بھی عبور نہ کر سکا۔ غزوہ خیبر میں جن کی سرداری سے یہودیوں کا غرور ٹوٹ گیا۔

۲۹۔ ۹ھ میں جن کو امیر الحج کا خطاب دربار نبویؐ سے نصیب ہوا۔ غزوہ تبوک میں جنہوں نے اپنا سارا مال حضور کے قدموں میں نثار کر دیا۔

۳۱۔ وفاتِ رسالت مآب کی وجہ سے طاری شدہ پریشانی جن کے خطبہ سے دور ہوئی۔

۳۱۔ ممبر پر جن کی بجلی کی کڑک نے نزول قرآن کا قصہ یاد دلا دیا۔

۳۲۔ جنہوں نے حضورؐ کی وفات کے بعد آپ کے سارے قرض ادا کر دیئے۔ دستورِ مصطفیٰ کو برقرار رکھا اور حضورؐ کے برتاؤ کی تقلید کی۔

۳۳۔ جنہوں نے مرتدوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب جیسے جھوٹے سے نمٹ کر کے مسئلہ ختم نبوت کو قیامت تک کے لیے درخشندہ تابندہ بنا دیا ہے جنہوں نے لشکرِ اسامہ بھیجنے میں ذرہ بھر تامل نہ کیا۔

۳۴۔ انکارِ زکوٰۃ پر جو جہاد کے لیے تیار ہو گئے وجو لاانجا فوزن لو تقلی لا یفتقی کا مصداق بنے

۳۵۔ بحرین سے واپسی پر جن کی فوج کو سمندر نے راستہ دے دیا۔ قیصر و کسریٰ کے فتح ہونے کے مبادی جن کے زمانے سے شروع ہوئے اور تل روم کے دبدبے کے باوجود جنگ یرموک میں جن کو فتح و کامرانی نصیب ہوئی۔

۳۶۔ جنہوں نے خلیفہ ہونے کے باوجود ھل من اجیق ہے کوئی فرقہ سے جواب میں اپنی ذات کو پیش کیا۔

۳۷۔ جن کی اقتداء کا حکم اپنے بعد حضور اکرمؐ نے فرمایا (پ التوبہ)

۳۸۔ جن کو وفات کا دن اور وہی عمر نصیب ہوئی جو حضور علیہ السلام کو نصیب ہوا۔

۳۹۔ جو جب تک زندہ تھے تو حضور کے پہرہ دار رہے۔ اور وفات پائی تو حضورؐ ان کے پہرہ دار ہے۔

عنایت اللہ خان

سوویت ۔ ہند تعلقات

اور گرومیکو کے دورۂ ہند کے نتائج

گذشتہ دنوں سوویت یونین کے وزیر خارجہ آندرے گرومیکو نے ہندوستان کا دورہ کیا۔ ان کا یہ دورہ اس لحاظ سے اہم تھا کہ وہ حالیہ عام انتخابات میں انڈین نیشنل کانگریس کی حکومت ختم ہو گئی تھی جس نے ۱۹۷۱ء میں سوویت یونین کے ساتھ دوستی اور تعاون کے معاہدے پر دستخط کئے تھے لنڈین نیشنل کانگریس کی حکومت کی جانشین ہندوستانی حکومت کے سربراہ جناب مرارجی ڈیسائی نے اقتدار سنبھالنے کے چند ہی روز بعد اعلان کیا تھا

اگر سوویت ۔ ہند امن، دوستی اور تعاون کا معاہدہ دوسرے ملکوں کے ساتھ ہندوستان کے دوستانہ تعلقات میں حائل ہوا تو ان کی حکومت اس معاہدے پر نظر ثانی کرے گی۔

مرارجی ڈیسائی کے اس اعلان سے اکثر لوگوں نے خاص طور سے مغربی ملکوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ نئی ہندوستانی حکومت مصر کے صدر سادات کی طرح سوویت یونین کے ساتھ امن دوستی اور تعاون کے معاہدے کو ختم کر دے گی اور اس سلسلے میں اس معاہدے کے مخالفین کی امیدوں کو انتخابی مہم کے دوران جنتا پارٹی کی طرف سے مسز اندرا گاندھی پر بار بار لگائے جانے والے اس الزام سے بھی تقویت ملی تھی کہ انہوں نے سوویت یونین کے ساتھ دوستی کا معاہدہ کر کے ہندوستانی کو عدم وابستگی کی پالیسی کو نقصان پہنچایا ہے یہی وہ پس منظر تھا جس میں سوویت وزیر خارجہ نے ہندوستان کا دورہ کیا تھا۔ اسی لیے جب گرومیکو کے دورۂ دہلی کے اختتام پر جاری ہونے والے سوویت ۔ ہند مشترکہ اعلامیے میں اس معاہدے کو مستحکم کرنے اور اس کی بنیاد پر دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کو مزید وسیع اور گہرا کرنے کے اعلان کے ساتھ ساتھ معاشی اور ٹیکنیکاتی شعبوں میں تعاون کے تین نئے سمجھوتوں پر دستخط کرنے کا اعلان کیا گیا تو ان تمام لوگوں کو حیرت ہوئی۔ جو سوویت ہند معاہدے کے خاتمے کے اعلان کے منتظر تھے

یہ صحیح ہے کہ مسٹر گرومیکو ایک منجھے ہوئے سیاست دان اور آزمودہ کار سفارت کار ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ سوویت ہند دوستی کے معاہدے کے بارے میں ہندوستان کے نئے حکمرانوں کے رویے میں آنے والی تبدیلی صرف مسٹر گرومیکو کی سفارت کاری کا اعجاز تھا بلکہ اس معاہدے کے بارے میں نئے ہندوستانی رویے میں تبدیلی کا سبب اس معاہدے سے ہندوستانی معیشت اور صنعت بندی کی ترقی کو پہنچنے والے فائدے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے وزیر خارجہ اٹل بہاری باجپائی نے جن کا تعلق جن سنگھ سے ہے۔ گرومیکو کے اعزاز میں دئے گئے اپنے عشائیے میں کھل کر کہا کہ ہم ہندوستان کو صنعت بندی اور اسے معاشی طور پر ایک خود مختار ملک بنانے کے سلسلے میں سوویت یونین کی امداد کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ جہاں تک ہندوستان کی صنعتی ترقی میں سوویت یونین کے کردار کا تعلق ہے اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس وقت ہندوستان میں اسّی سے زیادہ بڑے بڑے منصوبوں پر سوویت یونین کی معاشی ٹیکنیکاتی امداد سے کام ہو رہا ہے۔ ان منصوبوں میں بھلائی اور بوکارو کے فولاد سازی کے کارخانے اور ہردوار، درگاپور اور رانچی کے انجینئرنگ پلانٹ بھی شامل ہیں۔

اس کے علاوہ تجارتی میدان میں بھی سوویت یونین ہندوستانی مصنوعات کے لیے اچھی منڈی ثابت ہوا ہے اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ بیس سالوں کے عرصے میں دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی لین دین ساڑھے چھ کروڑ سے بڑھ کر چودہ ارب روپے تک پہنچ گیا ہے اب اس لین دین میں حالیہ معاہدے کے مطابق ۱۹۸۰ء تک مزید پچاس فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ یہاں یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ اس وقت ہندوستان ستر سے زیادہ مختلف اشیاء سوویت یونین کو برآمد کرتا ہے اور وہاں سے تیل اور تیل کی دیگر مصنوعات درآمد کرتا ہے۔

معاشی اور تجارتی شعبوں کے علاوہ بعض اہم بین الاقوامی مسائل پر بھی سوویت ہند موقف ایک جیسا ہے۔ ان مسائل میں بحر ہند کو خطۂ امن بنانا، اسلحہ کی دوڑ میں کمی اور مشرق وسطیٰ کے تنازعے کا منصفانہ اور پر امن تصفیہ کے مسائل خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ یہی وہ معاشی، تجارتی اور سیاسی عوامل ہیں جنہوں نے ہندوستان کی نئی حکومت کو سوویت ۔ ہند دوستی کے معاہدے کو قائم رکھنے اسے مستحکم کرنے اور وسعت دینے پر آمادہ کیا ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے۔ کہ سوویت ہند تعلقات دو طرفہ بنیادوں پر بین الاقوامی تعلقات کا ایک ایسا نمونہ ہیں، جس سے دوسرے ترقی پذیر ملک بھی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

ہمارے سر شہدا کی قربانیوں کے سامنے جھکے ہوئے ہیں

ہم ایک ٹیم کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں، ہم میں بے اعتمادی اختلاف اور نفاق کی کوئی صورت نہیں ہے!

جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود کا خطاب

برادرانِ محترم، بزرگو! اور عزیز بھائیو!

کافی دنوں کے بعد آج اللہ تعالیٰ نے آپ کی رفاقت میں جمعہ کی نماز پڑھنے کی توفیق دی۔ کافی جمعہ نظربندی کی وجہ سے ناغہ ہو گئے ہیں۔ اور آج مجھے بڑی مسرت اس بات سے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ مجھے آپ حضرات کے حالات پہونچتے رہے۔ حالات سے اگرچہ تفصیلی طور پر واقفیت تو نہیں تھی، پھر بھی کافی معلومات اخبارات کے ذریعہ، ریڈیو کے ذریعہ، یا کسی ملاقاتی کے ذریعہ بہت سی اطلاعات پہونچ جاتی تھیں۔

سب سے بڑا مسئلہ ہمارے سامنے اس تحریک میں اپنی جانیں اپنے اللہ کے حوالے کرنے کا ہے۔ ایک مسلمان کا قتل ہو جانا بہت بڑا جرم ہے اور ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"دنیا و ما فیہ ایک مسلمان کے قتل ہو جانے کے مقابلے میں کچھ نہیں"

یہ تمام کائنات یہ آسمان، یہ زمین، یہ ستارے یہ سب زیرو زبر ہو جائیں تو اللہ کے نزدیک یہ بات قابل برداشت اور ہلکی ہے ایک مسلمان کے قتل ہو جانے کے مقابلے میں۔

میرے محترم دوستو!

ہمارے سر ان شہدا کی قربانیوں کے سامنے جھک جاتے ہیں، ہم انہیں سلام عقیدت پیش کرتے ہیں، ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ شہدا کے علاوہ ہمارے ہزاروں کارکن زخمی بھی ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ پس دیوار زنداں کر دیئے گئے۔ مجھے شہدا کے بارے میں تفصیلی معلومات نہیں ہیں اور ہم عنقریب ان کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن اندازہ یہ ہے کہ شہدا کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے کم نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مساجد کی بے حرمتی، اللہ کے گھر کی بے حرمتی۔ آپ کے ہی شہر میں جامع مسجد تعلیم القرآن موجود ہے۔ جو ظلم اور زیادتی وہاں ہوئی ہے اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلے میں جو معلومات مجھے ہوئی ہیں اس پر افسوس کے اظہار کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔

قوم کے تمام طبقات اس تحریک کے ساتھ وابستہ رہے ہیں۔ عوام کے ساتھ علما، طلبا، وکلا، خواتین، تاجر اور مزدور کسان، اور تمام طبقوں میں یہ تحریک عام رہی ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ برصغیر کی تاریخ میں یہ ایسی تحریک ہے جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ تحریک ختم نہیں ہوئی، تحریک جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک آپ کے بنیادی مطالبات تسلیم نہیں کر لیے جاتے۔

(نعرے ہی نعرے)

آخر ایک قوم، ایک اجتماعی مطالبہ اور پھر عظیم قربانیوں کے ساتھ غداری اور بے وفائی کا جرم کس طرح برداشت کر سکتی ہے۔ یہ بات واضح ہے۔ مجھے ہری پور جیل سے ۳۰ / اپریل کو سہالہ میں منتقل کیا گیا۔ سہالہ جیل کے اندر میں نے تقریباً ڈیڑھ مہینہ گذارا۔ ڈیڑھ مہینے میں تقریباً چھ مرتبہ بھٹو صاحب میرے پاس آئے۔ بات چیت کی لیکن ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہونچ سکے۔ وجہ اس کی صرف یہ تھی کہ عوام کے بنیادی مطالبات کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔ یا لیپا پوتی سے کام لیا جاتا رہا۔ اس کے ہم روادار نہیں اور نہ ہی اس جرم کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں۔

آپ جانتے ہیں۔ کہ ۱۲ مئی کو میں نے ایک آخری خط ارسال کیا۔ اور اس دوران جتنی مرتبہ بھی ہم آپس میں ملے ہیں ایسی کوئی بات سامنے نہیں آسکی جس کی بنیاد پر ہم مذاکرات کر سکیں اس لیے ہم اس مبہم صورت حال میں مذاکرات کے لیے وقت ضائع کرنے کے لیے قطعاً تیار نہیں تھے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ۱۳ مئی کو انھوں نے جعلی اسمبلی کے اجلاس میں میرا خط پڑھ کر سنایا۔ میں نے اس خط میں چیف الیکشن کمیشن کے بیان کا حوالہ بھی دیا تھا جو ایک اخبار میں چھپا تھا۔ وہ اتفاق سے صرف گجرات کے ایک اخبار میں چھپ سکا تھا اور وہ ہمارے ہاتھ لگ گیا تھا باقی تمام اخبارات میں اس بیان کو چھپنے سے روک دیا گیا تھا۔ اس بیان میں چیف الیکشن کمیشن نے واضح طور پر کہا کہ انتخابات میں

جو دھاندلیاں ہوئیں۔ اس کے سلسلے میں ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ان دھاندلیوں کا علاج نئے انتخابات کے سوا کچھ نہیں۔ بھٹو صاحب نے شاید غلطی سے میرے خط کے ضمن میں اس بیان کو پڑھا اور اس کے بعد انہوں نے اسمبلی میں اس وقت یہ اعلان کر دیا کہ میں عوام کے پاس جاتا ہوں۔ اور ریفرینڈم کراتا ہوں۔ یہ اتنی نامعقول بات تھی کہ ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور ٹرسٹ کے اخبارات کے سوا قوم کے کسی طبقے نے بھی سنجیدگی کے ساتھ ریفرینڈم کا نوٹس نہیں لیا۔ ریفرینڈم کے اس اعلان کو ایک مذاق سے زیادہ قوم نے اہمیت نہیں دی۔ اس کے بعد پھر وہ میرے پاس دو تین قاصدوں کے بعد آئے۔ انہوں نے مذاکرات کی بنیاد فراہم کی۔ میں تفصیلات میں نہیں جانا اور نہ یہ وقت تفصیلات بیان کرنے کا ہے۔ آج جو مذاکرات شروع ہو رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ مذاکرات پر اس کا برا اثر پڑے۔

غرض یہ کہ اس بنیاد پر شروع ہو رہے ہیں۔ اس پر ہم نے نو پارٹیوں کے لیڈروں سے جو مختلف جیلوں میں بھیج دئے گئے تھے ان سے منظوری لی اور جب سب کا اتفاق ہمیں موصول ہو گیا تو اس کے بعد ہم نے مذاکرات پر رضامندی کی اطلاع بھٹو صاحب کو بھیج دی۔

ہمارے خلاف مسلسل پروپگنڈہ کیا جاتا رہا کہ یہ لوگ مذاکرات کرنا نہیں چاہتے سیاسی مسائل کو بات چیت کے ذریعہ حل کرنا چاہئے۔ بات چیت ہونی چاہئے وغیرہ وغیرہ لیکن ہم بغیر کسی بنیاد کے کیسے مذاکرات کر سکتے تھے۔ خیال یہ تھا کہ بغیر کسی تاخیر کے مذاکرات شروع ہوں لیکن اس کا جواب یہ آیا کہ مذاکرات تین جون کو ہوں گے۔ پانچ چھ دن کی تاخیر سے اور اس کی وجہ یہ بنائی گئی کہ وہ اپنے لوگوں سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ کابینہ کا اجلاس طلب کیا جا رہا ہے۔ جرنیلوں کو بلایا جا رہا ہے پارٹی میٹنگیں ہو رہی ہیں۔ ۸ - ۷ - ۸۸ کی میٹنگیں بلائی جا رہی ہیں اس لیے کہ مذاکرات کے لیے مشورے کرنے ہیں۔

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وہ تو اپنے لوگوں سے مشورے کے محتاج تھے۔ مگر کیا ہم کسی سے مشورے کے محتاج نہیں ہیں۔ ہم تین مہینے سے جیلوں میں ہیں۔ نظر بند ہیں۔ عوام سے کٹے ہوئے ہیں۔ ملک کے حالات سے بالکل الگ تھلگ رکھا گیا ہے۔ ہمیں بھی تو آخر ملک کے حالات کو دیکھ کر کسی نتیجے پر پہنچنا تھا لیکن ہمیں کوئی وقت نہیں دیا گیا۔ اور نہ ہی ہمیں نو پارٹیوں کے سربراہوں کو آپس میں مشورے کا موقع مل سکا۔ ہم نے یہاں تک بھی کہا کہ کم از کم نو پارٹیوں کے سربراہوں کو یکجا کر دیا جائے لیکن ایسا بھی نہیں کیا گیا۔ پاکستان قومی اتحاد نو پارٹیوں پر مشتمل ہے اور ہر پارٹی کے سربراہ سے ہم نے مشورہ کرنا تھا۔ لیکن ہمیں اس وقت تک کوئی موقع نہیں دیا گیا ہمیں کل رہا کیا گیا اور آج مذاکرات ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ شاید اب انہیں رہا کر دیا گیا ہو لیکن انہیں رہا کر کے ہمارے پاس نہیں پہنچایا گیا۔

ایئر مارشل اصغر خان۔ مولانا شاہ احمد نورانی۔ شیر باز مزاری، اشرف خان کو رہا نہیں کیا گیا۔ بعض ایسے لوگوں کو تو رہا کر دیا گیا۔ جو پارٹیوں کے سربراہ ہی نہیں ہیں۔ لیکن جن کے لیے ہمارا مطالبہ تھا وہ ابھی تک ہمارے پاس نہیں پہنچے شاید دوسروں کو بھی رہا کر دیا گیا ہو۔ اور شاید کل یا آج تک وہ پہنچ سکیں۔ میں نے آج گیارہ بجے میٹنگ بلائی تھی۔ میرا یہ اندازہ تھا کہ وعدے کے مطابق انہوں نے سب کو رہا کر دیا ہو گا۔ اور شاید وہ رات ہمارے پاس پہنچ جائیں۔

میرے محترم دوستو! مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ ایک فریق کو جیلوں میں رکھ کر اور اسے نہتہ کر کے تمام ذرائع کو اپنے حق میں استعمال کرتے ہوئے موجودہ صورت حال کے مقابلے کی دعوت دینا کہاں تک قرین انصاف ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ فضا کو سازگار بنایا جاتا لیکن ایسے اقدام کئے گئے جن سے قرب کی بجائے دوری میں آپ کے جذبات کو ابھارنا نہیں چاہتا ہوں کہ موجودہ مذاکرات کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں اور ہم رہا ہوئے تو کیا ہوا۔ آپ لوگ بہر حال منتظر ہیں۔ اور ہم رہائی کے باوجود آپ کو کچھ معلومات فراہم نہیں کر سکتے۔ کل ہم نے بیانات دیئے ہیں لیکن آپ پھر بھی ضرور چاہتے ہیں کہ ہمیں کچھ نہ کچھ معلومات دی جائیں ہم نے تو فضا کو سازگار کرنے کے لیے یہ سب کچھ کیا لیکن وہ خدا جانے کیا کر رہے ہیں اور مزید قوم کے صبر کا کس قدر امتحان انہیں درکار ہے۔

میرے محترم دوستو۔ ہم نے یہ کہا تھا کہ اس تحریک کے سلسلے میں جتنے بھی لوگ اسیر ہیں ان سب کو رہا کر دیا جائے۔ اور ہم نے کہا تھا کہ جن کے خلاف مقدمات قائم کئے گئے ہیں جھوٹے یا سچے وہ سب واپس لے لیے جائیں تاکہ بدمزگی نہ ہو۔ ہم تو سنجیدگی اور خلوص سے عوام کی خواہشات کے مطابق اس مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں۔

جب ہم نے کہا تھا کہ مذاکرات نہیں کرتے تو ہم نے نہیں کیا لیکن جب ہم نے مذاکرات پر رضامندی ظاہر کی تو وہ لوگ جو عوامی ہمدردی کا نعرہ لگاتے ہوئے تھکتے نہیں آج وہ کیوں بھاگ رہے ہیں۔ ۲۷ تاریخ کی بجائے ۳ جون کی تاریخ مقرر کرنا ایک ہفتہ کی تاخیر! یہ کیوں ہے؟ فضا کو خوشگوار اور معتدل بنانے کے لیے ہمارے مطالبات کیوں تسلیم نہیں کئے گئے۔

ہمارے برادر اسلامی ملک جو ہمارے لئے نہایت ہی محترم ہیں۔ وہ اپنی مخلصانہ کوششوں سے اس بحران کا حل چاہتے ہیں۔ ان کے پیغامات اور ان کے جذبات کا ہم نے احترام کیا اور جب ہم ایک بنیاد پر پہنچے تو ہم نے مذاکرات میں

حصہ لینے پر آمادگی کا اظہار کیا۔

اور ایک عجیب بات یہ ہے کہ وزارت داخلہ کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان قومی اتحاد اور بالخصوص جماعت اسلامی کے لوگوں نے دو سو واقعات دہشت گردی کے کیے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ تم نے اس بیان کے لیے آج ہی کے دن کو کیوں منتخب کیا ہے تمہیں آج یہ معلومات پہنچی ہیں۔ اب مذاکرات کے لیے تیاریاں ہو رہی ہیں۔

اور پھر کتنے ظلم کی بات ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی امیر حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ جب وہ حدیث کا درس دے رہے تھے تو انہیں کس جرم میں گرفتار کیا گیا جب مذاکرات ہو رہے ہیں۔ ساتھ ہی ان کے صاحبزادے حاجی مطیع الرحمان کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

ہم سب کو رہا کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں اور وہ نئے نئے لوگوں کو گرفتار کر رہے ہیں جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی امیر حضرت مولانا عبداللہ درخواستی کی گرفتاری کو مذاکرات کی راہ میں کانٹے بونے کے مترادف سمجھتا ہوں۔

اس لیے میں ان سے یہ ضرور کہوں گا کہ تم اپنے آپ کو ذہین کہتے ہو اور تمہیں فخر ہے اپنی ذہانت پر کہتے ہیں کہ پاکستان کی تاریخ میں کسی نے ایسا ذہین آدمی جنا ہی نہیں یہ ذہانت نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں فضا کو مت خراب کرو۔ اس بحران کو ترقی نہ دو۔ ملک کے مسائل کم کرو۔ یہ تمہارا ہی نہیں ہمارا بھی ہے۔ ملکی مسائل کو دل کی صفائی اور اخلاص کے ساتھ حل کرنے کے لیے سامنے آؤ بات کرو۔

بعض لوگ کہتے ہیں یہ بڑا ذہین ہے۔ بڑا ہوشیار ہے تم وہاں بیٹھو گے تو تمہیں دھوکہ دے دے گا دھوکے میں مت آنا قہقہے اور مسلسل قہقہے۔ کہیں جادو نہ کر دے۔ میں کہتا ہوں کوئی جادو نہیں کچھ بھی نہیں کچھ نہیں رہی ذہانت تو ایسے کچے ہم بھی تو نہیں ہیں اس مفتی اعظم زندہ باد کے فلک شگاف نعرے راستہ مفتی راشد، جیوے جیوے نوستارے کے نعرے۔ آپ نے فرمایا جذبات میں نہ آئیں میری بات سنیں۔

ایسا کوئی مسئلہ نہیں، موجودہ بحران کو اگر پاکستان کے عوام کی خواہشات کے مطابق حل کیا گیا تو ٹھیک ہے ورنہ پھر یہ قوم موجود ہے۔ اور اس قوم کو اپنی بات منوانا آتی ہے ایسی کوئی بات نہیں قوم زندہ اور بیدار ہے اب یہ قوم کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ انشاءاللہ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ امن کے ساتھ یہ مذاکرات ہوں اور ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم دونوں بیٹھیں اور کسی کو دھوکہ دینے کی بات بالکل نہ کریں۔ کس کو دھوکہ دینا ہے؟ پاکستان کے عوام کو؟ کوئی پاکستان کے عوام تمہاری جاگیر تو نہیں ہیں۔ پاکستان کے عوام کو نہیں دھوکہ دیا جا سکتا۔

اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ فضا کو سازگار بنانا ان کے ہاتھ میں ہے ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ تم تحریک بند کر دو، اب ایجی ٹیشن کے جاری رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ یہ کوثر نیازی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ایجی ٹیشن جاری رکھنا ہمارے ہاتھ میں نہیں بلکہ اسے بند کرنا اور جاری رہنے دینا تمہارے ہاتھ میں ہے جہاں پر ظلم و تشدد کیا جا رہا ہے گھروں سے لوگوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے اور گرفتاریاں مسلسل آج تک جاری ہیں۔ وہاں تحریک کیسے بند ہو سکتی ہے۔ ذمہ داری تم پر زیادہ ہے تم ظلم و تشدد، دہشت بربریت اور اندھا دھند گرفتاریاں کرتے رہو اور یہ بھی کہتے رہو تحریک بند کر دو ایجی ٹیشن کا اب کوئی جواز نہیں یہ دورنگی آخر کیوں ہے۔

میں کہتا ہوں آج تم تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دو کرفیو اور مارشل لا کو اٹھا لو۔ ہنگامی حالات اور دفعہ ۱۴۴ کا خاتمہ کر دو پھر میں ذمہ دار ہوں کہ اس ملک میں مکمل امن ہو گا یہ تو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تمہارے اختیار میں ہے، دوسروں پر کیوں الزام لگاتے ہو ہم نہیں چاہتے کہ مذاکرات کو سبوتاژ کرنے کے لیے باہر ایسی کارروائیاں ہوں جیسے یہ گرفتاریوں کی شکل میں ہو رہی ہیں۔ تم اگر یہ چاہتے ہو کہ ملکی مسائل حل ہوں تو پھر فضا کو خوشگوار بنانا ہو گا میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر تم ان اقدامات کو بروئے کار لاؤ گے تو پھر ہم بھی تم سے تعاون کریں گے۔ صاف ستھری بات ہے کہ فضا معتدل ہو گی تو بات چیت ہو گی اگر تم نے قوم کی باتیں نظر انداز کریں تو تحریک پہلے سے زیادہ زور شور سے اٹھ سکتی ہے۔ ایسی بات نہیں ہے۔

ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان مذاکرات کے دوران تاخیری حربے استعمال نہ کیے جائیں کہ ایک ہفتہ کی چھٹی۔ اب دو ہفتہ کی چھٹی۔ آج ہمارا فلاں وزیر نہیں آیا، آج ہمارا فلاں معاون نہیں آیا۔ آج دیکھو اسمبلی میں بجٹ پاس ہو رہا ہے وزیر خزانہ بہت زیادہ اس میں مصروف ہیں، اس قسم کے اعصاب شکن تاخیری حربے قوم برداشت نہیں کرے گی۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ مذاکرات بغیر کسی تاخیر کے ہوں۔ بغیر کسی توقف کے جاری ہوں نہ اس میں جمعہ کو چھٹی ہو۔ اور نہ اتوار کو اور میں تو کہتا ہوں کہ اگر ہم خلوص کے ساتھ بیٹھ گئے تو ایک دن میں تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی ہمارے موقف کو جان چکے ہیں اور ہم بھی ان کے موقف کو جان چکے ہیں۔ ایک گھنٹے میں مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ کی نو جماعتوں کے جو سربراہ ہیں جن پر ذمہ داری آپ نے ڈالی ہے آپ ان پر پورا اعتماد کریں اعتماد کی فضا پیدا ہونا بھی ضروری ہے بے اعتمادی سے اس قسم کے اہم مسائل حل نہیں ہوا کرتے آپ میں ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو یہ کہیں کہ دیکھو جی پتہ نہیں یہ کیا کر دیں گے۔ آپ کو اپنے قائدین پر پورا پورا اعتماد ہونا ضروری ہے۔ عوام نے کہا ہمیں آپ پر مکمل اعتماد ہے۔

ہم جب مذاکرات کریں گے تو پوری قوم کی تائید کے ساتھ ہماری آواز ایک دو نہیں

آدمیوں کی آواز نہیں ہوگی بلکہ کروڑوں مسلمانوں کی آواز ہوگی۔ نعرے ہی نعرے ۔ ۔ ۔ ۔

ہم نے یہ کہا تھا کہ اس دن ہم یوم دعا منائیں۔ یوم دعا کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم جو کام کریں۔ قوم اور اسلام کے مفاد میں ہو۔ ہمارے پاس کیا ہے ؟ سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کریں۔ ہمارے پاس اس کے سوا سرمایہ بھی کیا ہے۔

لیکن وہ کہتے ہیں کہ امریکی ڈالروں کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ کہتے ہیں تیس کروڑ ڈالر آئے ہیں۔ میں نے ایک دن ان سے کہا کہ اس کا حساب کرا کر لکھوا لیجئے۔ (قہقہے ہی قہقہے) وہ راستے ہی میں شاید کہیں رہ گئے۔ ہم تک تو پہنچے ہی نہیں۔

غرض یہ ہے کہ ہمارا سرمایہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ہم نے یہ تحریک اللہ کے نام سے شروع کی ہے اب بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم مقصد میں کامیاب کرے جس عظیم مقصد کے لیے یہ تحریک چلائی گئی ہے۔

اس کے علاوہ غلط پروپگنڈہ بھی بہت کیا جا رہا ہے۔ بہت سی باتیں ہم سنتے ہیں اور وہ جھوٹی ہوتی ہے جھوٹ بہت بولا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ نو جماعتوں کے قائدین میں اختلاف ہو گیا آج بھی ایک اخبار والے نے مجھ سے پوچھا! میں نے اخبار والوں سے کہا کہ یہ منشا ان کا پورا نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ ان میں اختلاف نہیں ہوگا وہ خواہ کتنا زور لگا لیں۔ ایک ٹیم کی حیثیت سے یہ جماعتیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ بے اعتمادی اختلاف اور نفاق کی کوئی صورت ہمارے ہاں نہیں ہے [illegible] یہاں تک [illegible] وہ امن کی فضا [illegible] مدد کرے [illegible] میں [illegible] کے افسروں سے بھی [illegible] ہو [illegible] کے ملازم ہو اس قوم کے خزانے سے تنخواہ لیتے ہو تم نے اس قوم کا ساتھ دینا

ہے۔ ایک شخص کو تحفظ دینا اور ایک شخص کی مرضی کے مطابق چلنا تمہارے فرائض میں شامل نہیں ہے۔ قوم کے مقابلے میں آنا دانشمندی نہیں ہے۔ جب کہ پتہ نہیں مستقبل میں کیا ہوگا کیوں اپنے مستقبل کو خراب کرتے ہو یہ حکومت اگر کچھ دن بچ بھی گئی تو بہت جلد انشاء اللہ منتقل ہونے والی ہے۔ پھر تمہاری حفاظت کون کرے گا اس لیے قوم کے ساتھ رہو قوم کو اولیت دو۔

بہر حال میں آج اتنی زیادہ باتیں کرنا نہیں چاہتا۔ تھا لیکن آپ کے جذبات کو دیکھ کر باتیں کرنا پڑیں ایک بات میں آپ سے ضرور کہوں گا کہ کم از کم مذاکرات کے دنوں میں یہ ثابت کر دیں کہ یہ قوم امن کی خواہش مند ہے فضا کو معتدل رکھیئے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے جذبات بہت تیز ہیں اور ہونے بھی چاہئیں کیونکہ ایک آدمی جو مظلوم ہوتا ہے اس کے جذبات تیز ہوا ہی کرتے ہیں۔ بعض دفعہ حد سے بڑھ بھی جاتی ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی غلط بات کو پسند نہیں کرتا مگر مظلوم کی مظلوم اگر غلط بات بھی کہہ گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ناپسند نہیں فرماتے۔ اور اس سے درگزر کر دیتے ہیں تم مظلوم ہو۔ بڑی زیادتیاں تمہارے ساتھ ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود ملک اور ملت کے عام مفاد کے لیے اچھی فضا قائم رکھیں تاکہ مذاکرات کامیاب ہوں اور اگر مذاکرات ناکام

بھی ہو جائیں تو صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا پر تو یہ بات واضح ہو جائے کہ یہ شخص بحران کا حل کرنے اور مذاکرات میں مخلص نہیں ہے۔ اس نے تو یہ تاثر دیا ہے کہ پی۔ این۔ اے والے نہیں مانتے اور ہم ثابت کر دیں گے کہ وہ نہیں مانتا۔ ہم گھبراتے نہیں ہیں۔ ہم مطمئن ہیں ہم نہ جھوٹ بولتے ہیں نہ دھوکہ دیتے ہیں۔ ہم کامیاب ہوں گے اور انشاء اللہ ہم کامیاب ہوں گے۔

میرے محترم دوستو! ایک حد تک میں نے آپ کو تمام حالات سے آگاہ کر دیا ہے۔ یہ مسئلہ کسی ایک شخص یا چند افراد کی مرضی و نامرضی کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری قوم اور پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ آپ ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلوص دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عظیم مقصد میں کامیاب و سرفراز کرے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

طاعاتِ خداوندی کا سرچشمہ

محبّت اور اس کے اسباب

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا جمعہ کے اجتماع سے پُرمغز خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد :

والذین اٰمنوا اشدّ حُبّاً لِلّٰہ۔

محترم بھائیو! اس آیۃ کریمہ میں مومنین کی صفت بیان کی گئی ہے کہ انھیں خداوند تعالیٰ سے ہر چیز سے زیادہ محبّت ہوتی ہے۔ تو ایمان کی نشانی اللہ جل جلالہٗ سے محبت کرنا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جب محبت آجائے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری اور محبوب کا حکم ماننا باعث مشقت نہیں، بلکہ موجب خوشنودی و تسلّی اور سببِ اطمینان ہوتا ہے۔ ہم میں کوئی ایسا نہیں خواہ امیر ہو یا غریب جو مشقت اور تکلیف برداشت نہ کرتا ہو، زمیندار ہو یا دکاندار، حاکم ہو یا محکوم۔ تم نے ایسا کوئی نہ دیکھا ہوگا کہ دن رات پاؤں پھیلائے بیٹھا ہو اور دن رات کسی نہ کسی مشقت اور فکر میں نہ لگا۔ الاّ کوئی بیمار ہو۔

ساری دنیا دوڑ رہی ہے، ہر شخص اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق تکلیف اٹھا رہا ہے اور بے دین لوگ تو اتنی مشقت اور تکلیف میں ہیں۔ صبح کی نماز کے لیے گو چہ نہیں اٹھ سکتے لیکن اگر رات کے تین بجے ڈیوٹی ہو تو وہ اٹھ کر ڈیوٹی پر پہونچتے ہیں۔ اسے پر خدا نے صرف دنیا کی ڈیوٹی مسلّط کر دی ہے۔ اگر کوئی زمیندار ہے تو دن رات پانی اور کیچڑ میں، دکاندار دکان میں اور ملازم اکثر سفر میں رہتا ہے۔ سب اس کوشش میں ہیں کہ کیا کچھ کما سکیں۔ اور یہ چیز انھیں بوجھ معلوم نہیں ہوتی۔ اور وہ یہ سب کچھ محبت کے سلسلے میں برداشت کرتے ہیں کہ اہل و عیال کے لیے نان نفقہ مہیّا کریں۔ کوئی نوکری کرتا ہے کوئی دکانداری اور کوئی دن رات مزدوری، اہل و عیال کے ساتھ محبت ہے جس وجہ سے نہ اسے گرمی کا احساس ہے نہ سردی کا۔ اسے احساس بھی نہیں کہ میں کیوں ایک پانڈی یا قلی ہوں کہ دو چار آنے پر گھر سے دکان یا اڈہ تک دو دو من بوجھ اٹھاتا پھرتا ہوں، بلکہ خوش ہوتا ہے کہ دو چار آنے کما کر بیوی بچوں کے لیے آٹا دال لے آئے گا۔

تو جب محبّت ہو تو طاعت اور فرمانبرداری باعث سکون و اطمینان بن جاتی ہے، مگر آج کل مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی تابعداری بہت مشکل معلوم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بنیادی چیز جو محبت ہے وہی موجود نہیں۔ اگر محبت ہوتی تو خدا تعالیٰ کی تابعداری اور فرمانبرداری موجبِ سکونِ قلب بنتی ہے۔

الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب۔

اور بیوی بچوں اور دوست احباب کی تابعداری سے زیادہ اہم سمجھی جاتی۔

یاد رکھو! ایمان کی نشانی محبّت ہے اور محبت کے تفاوت سے ایمان متفاوت ہوتا ہے۔ اگر خدا سے محبّت ہے تو سمجھیے کہ ایمان ہے، اگر بہت ہے تو ایمان مضبوط ہے اور اگر کم ہے تو ایمان کمزور ہے اور اگر بالکل نہیں تو بالکل ایمان نہیں ہے، مگر سوال یہ ہے کہ محبّت کیسے ہو؟ یہ تو زور اور جبر سے پیدا ہو نہیں سکتی۔ تو اتنا یاد رکھیے کہ محبت کے تین مشہور اسباب ہیں :

۱۔ احسان
۲۔ کمال
۳۔ حسن و جمال

محبّت کا پہلا سبب
احسان اور مہربانی

پہلا سبب احسان ہے۔ کسی کا احسان اور مہربانی یا کسی کا نوال اور عطیہ موجب محبت بن جاتا ہے۔ ماں باپ کے ساتھ ہمارا کو محبت ہے۔ اس لیے کہ ان کے احسانات ہر چیز سے

زیادہ ہیں۔ استاد سے محبت ہے۔ اس لیے کہ وہ ہمارا محسن اور مربی ہوتا ہے، اگر کوئی ہمیں کھانا دیتا ہے، کپڑا دیتا ہے، تنخواہ دیتا ہے، تو ہم ہزار کہیں لیکن دل کے کسی گوشہ میں اس کے ساتھ محبت کا بڑا سبب احسان ہے۔ اور منعم کو اپنے منعم سے طبعی محبت ہوتی ہے، جو ایک فطری بات ہے۔ تو جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ جتنے احسانات و انعامات ہیں سب خدا کی طرف سے ہیں۔

وما بکم من نعمة
فمن الله - وان تعدوا
نعمة الله لا تحصوها

جو بھی نعمت تمہارے اوپر ہے خدا کی طرف سے وہ بے شمار ہیں، اگر تم خدا کی نعمتیں گنو تو تمہارے شمار سے باہر ہیں۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ اس دنیا اور عالم وجود میں صرف تین چیزیں ہیں:

۱- اللہ جل مجدہ
۲- منعم - یعنی انسان ہم اور آپ سب۔
۳- انعامات - یعنی تمام عالم اور اس کی ہر شے انعام ہی انعام ہے۔

یہ ماں باپ، بہن بھائی، بیوی اور شوہر حتی کہ یہ چھت جس کے نیچے ہم سردی گرمی سے محفوظ ہیں۔ یہ آسمان، یہ زمین، یہ کپڑے، یہ دریا یہ ہوا اور پانی اور یہ غلہ وغیرہ انعامات ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو انعام نہ ہو۔ تو دنیا میں یہی تین چیزیں ہیں۔!

وسخر لکم ما فی
السموات و ما فی الارض
جمیعا۔

عرش سے کر نیچے تحت الثریٰ تک ہر چیز انسان کے لیے مسخر ہے اور ہر چیز انسان پر انعام ہے۔

اب جب یہ تین چیزیں موجود ہیں تو منعم کو منعم کے انعامات کا بدلہ کیا دینا چاہیے اور اس کا سلوک کیا ہونا چاہیے تو صاف بات ہے کہ محبت اور شکر خدا، یعنی ہر لحظہ، اور ہر وقت شکر گذار رہنا چاہیے۔ اگر کوئی کہے کہ ہمارے اوپر تو دوست احباب کے بھی احسانات ہیں، ماں باپ کے بھی، حاکم اور حکومت کے بھی۔ زید عمر، بکر کے بھی۔ تو ٹھیک ہے جو مناسب برتاؤ تم ان لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتے ہو کرو۔ کیوں کہ وہ تمہارے ہمدرد ہیں، محسن ہیں اور تمہارے دلوں میں شکر و محبت کے جذبات ان کے لیے موجزن ہیں۔

مگر سب سے بڑھ کر جو محسن ہے اسے بھی یاد کیوں نہ کیا جائے۔ پھر یہ بھی یاد رکھیے کہ بندہ کا احسان و انعام متناہی ہے اور خدا تعالیٰ کا غیر متناہی۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ ایک انسان جو بھی دوسرے انسان کے ساتھ احسان کرتا ہے تو یہ سب کچھ خدا کی مرضی اور ارادہ سے ہوتا ہے۔

وما تشاءون الا
ان یشاء الله رب
العالمین۔

تم کوئی چیز نہیں کر سکتے جب تک خدا نہ چاہے۔

خدا نے چاہا کہ کوئی فایدہ پہونچا دے تو زید کے دل میں ڈال دیا کہ تمہیں روٹی کپڑا مکان دیدے یا فایدہ پہونچا دے۔ خواہ زید تمہارا باپ ہے بھائی ہے، استاد ہے، حاکم ہے، دوست ہے، دشمن ہے جو بھی ہے وہ آکر تمہاری ضرورت پوری کر دیتا ہے۔ خدا نے اس کے دل میں ڈال دیا تو اس نے نوکری دی، کاشت کے لیے زمین دی اور دیگر ضروریات تمہاری پوری کیں۔ لوگوں کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے:

ومن لم یشکر الناس
لم یشکر الله۔

جو لوگوں کا شکر گذار نہ ہو وہ اللہ کا بھی شکر گذار نہیں ہوتا۔

بندوں کا احسان در اصل خدا کا ہی احسان ہوا اس کی مثال یہ ہے کہ بادشاہ نے قلم سے لکھ کر کوئی فرمان جاری کیا کہ فلاں شخص کو دس جریب جاگیر دے دو اب ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ شخص قلم کے لیے دعا کرے یا قلم کا شکریہ ادا کرے۔ بلکہ بادشاہ کا شکر گذار ہو گا کہ خدا تمہارا سایہ میرے سر پر قائم رکھے۔ تو اللہ اور بندے کے بیچ میں جو کچھ بھی ہے وہ سب بمنزلہ قلم کے ہے اور ہے سب کچھ خدا کی طرف سے۔ اسباب کی حیثیت بالذات کچھ بھی نہیں۔

رسول اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن کا عقیدہ ہونا چاہیے کہ جو فایدہ اسے خدا پہونچانا چاہے دنیا کے مخالف ہونے سے وہ ٹل نہیں سکتا اور جو فایدہ خداوند کریم نہ پہونچانا چاہے وہ دنیا کے بادشاہ، دولت مند اور دنیا بھر کے حکما سب جمع ہو کر بھی نہیں پہونچا سکتے۔

محسن کی ناشکری کرنے والا چوپایوں سے بھی بدتر ہے

پس اگر ایک شخص سے خدا احسان کرتا ہے اور پھر اسے خدا سے بھی محبت نہ ہو تو یہ بڑا بدقسمت ہوگا اور وہ تو

اولئک کالانعام
بل هم اضل

کی بنا پر چوپایوں سے بھی بدتر ہے، دیکھیے ان حیوانات میں خراب اور بدترین حیوان کتا سمجھا جاتا ہے۔ کتے کو تم باسی روٹی کا ٹکڑا اور ہڈی ڈال دیتے ہو اس معمولی احسان کے بدلے وہ تمہارے دشمن اور مخالف کو کبھی تمہارے گھر کے قریب نہیں آنے دیتا ــــ کہ تمہارے احسان کا شکریہ ادا کرتا ہے اور بسا اوقات چور آتا ہے۔ کتے کو گولی مار دیتا ہے اور کتا اپنے محسن کے لیے جان قربان کر دیتا ہے۔ اسے احساس ہے کہ احسان کا تقاضا محبت ہے۔ نہ اس کتے نے کتابیں پڑھی ہیں اور نہ کوئی منطق۔ پھر اس کتے کو اس قربانی کا مالک کی طرف سے کوئی انعام بھی نہیں ملتا اور اکثر اس کے مالک کو قربانی

کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ تو لحاف اوڑھے ہوئے سویا رہتا ہے۔

انسان نے اگر قربانی دی تو اسے خدا کی خوشنودی اور جنت ملے گی۔ وہ اللہ جس نے ہمارے اوپر غیر متناہی احسان کیے، اس کے دربار کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے اور آواز آتی ہے:

حی علی الصلوٰۃ

حی علی الفلاح۔

مگر ہم اس دربار کے قریب بھی آئیں، اس کا دربار تو مسجد ہے اور ہم نماز تک نہ پڑھ سکیں تو کتنا فرق ہے ایسے انسان اور کتے میں تو جو شخص باوجود احسانات کے خدا سے محبت نہ کرے تو کیا وہ کتے سے بدتر ہوا۔؟

اولٰئک کالانعام بل ہم اضل۔

یہ تو چوپائیوں سے بھی بدتر ہے۔ آخرت کی رسوائی تو الگ دنیا میں اسکی حیثیت اس قدر گر جاتی ہے۔ غرض ایک سبب خدا سے محبت کا اسکی بخشش واحسان ہے۔

محبت کا دوسرا سبب

دوسرا سبب کمال جس میں ہو اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ یہاں کے عوام کو اگر پتہ چل جائے کہ فلاں گاؤں میں کبڈی ہو رہی بہار کے موسم میں دو پہلوان لڑتے ہیں اور جو غالب آجائے اسے کندھوں پہ اٹھا کر بازاروں میں گھماتے پھرتے ہیں۔ پھولوں کے ہار ڈالتے ہیں کہ لوگوں کے خیال میں یہ ایک کمال ہے۔ یعنی بہادری کا۔ یہاں تک کہ یہ بٹیر باز جوا کے لیے بدبخت اکٹھے ہوتے ہیں اور غالب آنے والے بٹیر کے لیے ہزاروں لوگ سردی کے باوجود جمع ہوتے ہیں۔ صرف یہ کہ ایک بٹیر نے دوسرے کو بھگا دیا جو کر ایک کمال ہے تو اس بٹیر سے محبت کی جاتی ہے۔

مسلمانوں کو امام ابوحنیفہؒ سے محبت ہے۔ امام بخاریؒ اور حضرت غوث الاعظمؒ سے محبت ہے۔ وجہ کیا ہے؟ ان میں کمال تھا۔ کسی میں ظاہری کمال ہوتا ہے، کسی میں معنوی۔ امام بخاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جمع کیں، ان کی حفاظت کی، اپنی جان حق کے لیے خرتنگ مقام میں قربان کر دی، مگر حق کو نہ چھوڑا۔ امام اعظم ابوحنیفہ جیل گئے۔ حکومت نے زہر دیا مگر آپ نے حق بات نہ چھوڑی یہ ایک کمال تھا۔ علم کے جواہر لوگوں کے سامنے بکھیر دیے۔

حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو لوگ ماں باپ سے زیادہ قابل احترام سمجھتے ہیں ان کے ایصال ثواب کراتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں۔ جب کہ ماں باپ کو لوگ یاد نہیں کرتے وجہ کیا ہے۔؟ کمال تھا۔ ان میں تقویٰ، زہد علم اور عمل۔ تو کمال ظاہری ہو یا باطنی اس سے محبت کی جاتی ہے۔ اورنگ زیب عالمگیرؒ ہندوستان کے بادشاہ گذرے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بارہ ہزار احادیث مع السند انہیں یاد تھیں۔ قرآن کریم حفظ تھا، علوم دینیہ پر کامل عبور تھا۔ کتنے بادشاہ گذرے مگر کسی کا نام بھی یاد نہیں۔ جب تک کرسی پر بیٹھا رہے لوگ جی حضور کرتے رہتے ہیں۔ اس کے فوٹو اخبارات میں چھپتے ہیں اور جب کرسی سے ہٹ جائے لوگ اسے ڈنڈے مارتے ہیں اور اس کی ذلت کے فوٹو چھاپتے ہیں۔ مگر اورنگ زیبؒ عالمگیر بخارا اور ہرات سے لے کر برما تک جس کی سلطنت تھی، ہندوستان اور پاکستان سب اس میں شامل تھے، ان کا نام لوگ محبت قدر واحترام سے لیتے ہیں۔ وجہ یہ کہ کمال تھا ان میں۔ اتنی بڑی سلطنت کے باوجود فرض نماز تو کیا تہجد تک کبھی ناغہ ہوئی۔ آج تو فرض تک کوئی نہیں پڑھتا کبھی بیت المال سے تنخواہ نہ لی۔ اس زمانے میں چھاپہ خانہ نہ تھے قرآن پاک اپنے ہاتھوں سے لکھتے۔ اس کے نقوش وکتابت کو ہدیہ کرتے تلاوت کے لیے اجرت جائز نہیں مگر نقوش اور کاغذ کی خرید و فروخت جائز ہے عالمگیرؒ ہی کا مقولہ ہے کہ وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو نماز فجر کے بعد قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے۔ یہ تمہارے حکمرانوں کی مثال ہے کہ مرتے دم تک تنخواہ نہ لی۔ کابل وہرات سے لے کر آسام تک حکومت کی مگر اپنی کمائی کھائی اور وہ بھی قرآن لکھ کر، کہ کمائی کے ساتھ قرآن کی اشاعت ہوتی رہی۔ وفات سے قبل وصیت کی کہ پانچ سو روپے میرے ہاتھ کی کمائی کے باقی ہیں۔ میرے مرنے کے بعد اسے مساکین میں خیرات کر دیا جائے۔ تو ان میں تقویٰ، عدل وانصاف کا کمال تھا جس کی وجہ سے ہر مسلمان ان کا نام بڑے احترام سے لیتا ہے۔

ارسطو اور بقراط اور ابو علی سینا بڑے با کمال لوگ گذرے ہیں۔ ان سے محبت بوجہ کمال علمی کے ہے۔ تو جو ذات منبع الکمالات ہے اصلی محبت کی مستحق بھی وہی ہے۔ اگر تمہیں اولیاء سے محبت ہے، علماء اور بزرگوں سے محبت ہے، دین دار بادشاہوں سے محبت ہے تو ٹھیک، خدا اسے اور بڑھا دے۔ مگر ان میں یہ سب کمال بالتبع تھے۔ کہ ان لوگوں کو خدا نے کمال دیا تھا۔ ہم نے امام اعظم کو کبھی نہیں دیکھا، ان کا شہر کوفہ نہیں دیکھا۔ مگر طلباء ان پہ جان دیتے ہیں۔ تو ان سب کے کمالات کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے۔!

ذرا سوچیے! جس ذات نے تمام عالم کو یہ کمالات بخشے ہیں اور کمالات کے اسباب اور بےشمار دیا ہے اس میں خود کتنے کمالات ہوں گے؟ کیا وہ محبت کے لائق نہیں؟ ہے اور ضرور ہے

سائنسدانوں کے کارنامے

آج کل سائنسدانوں کا بڑا چرچا ہے کہ بڑے بڑے کمالات دکھا رہے ہیں اور ہمارے انگریزی خواں ان سے بڑے متاثر ہیں اور ان کی تعریف کرتے

ہیں جو محبت کی وجہ سے اور محبت بوجہ ان کے کمالات کے ہے۔ ٹھیک ہے کہ جنہوں نے انجن بنایا، ایٹم بم بنایا۔ موٹر بنائی اور ہوائی جہاز تیار کیا وہ کمال والے تھے، مگر سوچیے کہ کیا انہوں نے ان چیزوں کو پیدا کیا۔ نہیں بلکہ ان عناصر کو صرف ترتیب دی۔ انسان کچھ بھی نہیں بنا سکتا۔ انسان عناصر کا خالق نہیں ہے

لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا

لہ

مکھی تک کو وجود نہیں دے سکتے

مکھی تک کے خالق یہ سائنسدان نہیں بن سکتے

البتہ اتنا ہے کہ انسان پٹرول، المونیم، لوہا اور لکڑی وغیرہ کو ایک خاص ترتیب دے سکتے جیسا کہ کمہار نے مٹی اور پانی کو ملا یا، اسے کسی برتن کی شکل دی۔ یہ لوہا یہ پٹڑی، یہ انجن، یہ ہوائی جہاز اور اس کا پٹرول اور وہ فضا جس میں اڑتا ہے سب خدا کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ یہ خیال کریں کہ جس فلسفی یا سائنس دان نے ان اشیا کو ایجاد کیا تو اس کے دل و دماغ کو کس نے پیدا کیا اور اس میں ان اشیا کی خاص ترتیب کا علم کس نے ڈالا انسان کی بنائی ہوئی ان چیزوں سے اس قدر تعجب کی کوئی بات نہیں۔ انسان نے تو آج ہوا میں اڑنا اور پانی میں غوطہ لگانا سیکھا ہے۔ خداوند کریم نے لاکھوں سال پہلے مچھلیوں کو سمندر کی تہ میں غوطہ لگانا اور سائنس کے اصولوں پر پرندوں اور مکھیوں کو ہوا میں اڑنا سکھا دیا۔

و اوحی ربک الی النحل ان

اتخذی من الجبال

بیوتا

خدا نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں اپنا گھر بنائے اور دور دراز پودوں اور پھولوں سے رس چوس کر شہد بنایا کریں۔

نقشہ ان کے دماغ میں بٹھا دیا تو سائنسدان کا دماغ خدا نے پیدا کیا اور نقشہ جس کے مطابق اشیا کو یہ ترتیب دینا ہے۔ اسے بھی خدا نے پیدا کیا ہے تو سارا کمال، دراصل خدا کا ہے تو اس منبع الکمالات سے لازمی طور پر محبت ہونی چاہیے کہ کمال کی قدر کرنے کا یہی تقاضا ہے

محبّت کا تیسرا سبب

تیسرا سبب محبت کا جمال اور حسن ہے خوب صورت چیز سب کو پسند ہوتی ہے۔ اور یہ طبعی محبت ہے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ مرنے کے بعد میری کشتی گویا ڈوبنے لگی تھی۔ میں گھبرایا کہ اب کیا ہو گا؟ مگر خدا نے فضل کیا اور کہا کہ تو نے ایک شعر کہا تھا جس کا مضمون یہ ہے:

" ہر پتے میں خدا کی بے حساب تدابیر اور حکمتوں کا ایک دفتر موجود ہے اس کی سبزی، تر و تازگی اور رعنائی عجیب عجیب رنگ اس کی خاص طرح پر قطع برید دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے کہ یا اللہ! تو نے کیا کیا کاریگری اور صنعت کاری درخت کے اس پتے میں کی ہے

تو سعدیؒ نے کہا کہ اس شعر کی بدولت خدا نے مجھے بخش دیا تو جمال اور خوب صورتی بھی خدا کی دی ہوئی ہے۔ جس نے چاند اور سورج پیدا کیا وہ خود کتنا خوب صورت ہو گا۔؟ تو گویا جمال اور حُسن خدا میں ہے، کمال اس میں ہے احسانات اس کے ہیں۔ تو جس میں تینوں اسباب کامل اور بالذات موجود ہوں تو اس سے محبّت کیوں نہ ہو۔؟ ہمارے اندر ایک چیز کی کمی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم خداوند کریم کے کمالات اور احسانات پر غور و فکر اور تدبّر نہیں کرتے۔ اس غور و فکر اور تصور کو صوفیا، مراقبہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہر شخص دن رات میں پانچ دس منٹ تنہائی میں خواہ رات کو سونے سے پہلے، خواہ لحاف ہی میں کیوں نہ ہو سوچا کرے کہ یا اللہ! تیرے احسانات اور مہربانیاں ہیں، تو نے مجھے کیسی خوب صورت شکل دی، کان، ناک، آنکھیں دیں، کیسی اچھی زبان دی، کتنا اچھا کھانا پینا اور لباس اور آرائش کا انتظام فرمایا۔ اگر تو مجھے کتا یا بلی بنا دیتا، گندا کیڑا بنا دیتا جو بول و براز میں پڑا رہتا ہے تو میں کیا کر سکتا تھا۔ پھر اس کے حالات کا لحاظ کریں اور روزانہ یہ تصور کریں، مراقبہ کریں، احساسِ نعمتِ خداوندی کرتے رہیں۔ تو جلد محبّت پیدا ہو جائے گی۔ اس کو مراقبہ احسانی کہتے ہیں۔ دوسری چیز محبت کے لیے دینداروں اور صلحاء کی صحبت ہے۔ اگر دیندار نہ مل سکیں تو ان کے حالات اور مضامین اور ان کی کتابیں پڑھیں کہ ان لوگوں نے کیسی زندگی گذاری۔ اگر آپ بدکردار کی رفاقت کریں گے تو بدعملی پیدا ہو گی اور جب محبّت پیدا ہو جائے تو جس طرح ہم اپنے لیے اور بیوی بچوں کے لیے گرمی اور سردی کی پرواہ نہیں کرتے۔ اسی طرح ہمیں خدا کی تابعداری میں بوجھ محسوس نہ ہو گا۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ایڈیٹر کے قلم سے۔

علماء کی غیر سیاسی تنظیم

۳۱ مئی کو اسلام آباد میں محکمہ اوقاف سے متعلقہ علماء کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مذہبی امور کے وفاقی وزیر جناب کوثر نیازی نے جو گلہائے گرانمایہ بکھیرے وہ کچھ اس طرح سے ہیں کہ اگلے تین ماہ کے دوران علماء کی آل پاکستان غیر سیاسی تنظیم قائم کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ تنظیم ایسے علماء پر مشتمل ہوگی جو کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہ رکھتے ہوں بقول جناب کوثر نیازی اس آل پاکستان بنیادوں پر قائم کردہ تنظیم کا مقصد اسلام کی خدمت ہوگا یعنی علماء صرف اسلام کی خدمت کے لیے کام کر سکیں گے۔

جناب کوثر نیازی خود جتنی کچھ خدمتِ اسلام کر رہے ہیں وہ عیاں راچہ بیان کا مصداق ہے آں محترم کی حیثیت شروع دن سے مسٹروں میں مولانا اور مولاناؤں میں مسٹر کی رہی ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ ان کے باس نے جو کام روزِ اوّل سے ان کے سپرد کیا ہے یا انہوں نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اسے خوبی سے نبھائے چلے جا رہے ہیں۔

جناب کوثر نیازی مسٹر بھٹو کو یہ بات سمجھانے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ جب تک طبقہ علماء کو سبز باغ دکھا کر قابو نہیں کیا جاتا ان کے اقتدار کے سنگھاسن کو شدید خطرہ لاحق رہے گا۔ اور یہ بات ایسی کوئی دُور کی کوڑی بھی نہیں ہے۔ پاکستان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں لایا گیا تھا۔ اسلام ہی کے نام پر فقید المثال قربانیاں دی گئی تھیں۔ تئیس سال کا عرصہ گذر جانے کے باوجود آج ہی ہر شخص کی خواہش یہ ہے کہ اس ملک میں اسلام کا نظام عمل میں آئے۔

یہ بھی سب کو علم ہے کہ ملک کی اسی بنیادی ضرورت اور مقصد کو علماء ہی اپنے ہاتھوں سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں اسلامیانِ پاکستان نے تجربہ کر کے دیکھ لیا کہ اسلام سے جاہل، بے عمل حکمران اسلام اور خدمتِ اسلام کا مکمل نفاذ عمل میں نہیں لا سکے۔ یہ کام اگر کوئی طبقہ کر سکتا ہے تو وہ علماء ہی کا طبقہ ہے۔ کیوں کہ یہ طبقہ نہ صرف اسلامی اصولوں سے بہرہ ور ہے۔ بلکہ اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا ہے اور یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ اسلام اس ملک میں وہی نافذ کر سکتا ہے جو خود بھی اپنی نجی زندگی میں اسلام کے سنہری اصولوں کو حرزِ جاں سمجھے ہوئے ہیں۔

علماء کی غیر سیاسی تنظیم قائم کرنے کا مقصد وحید صرف یہ ہے کہ مؤثر و مؤقر طبقہ کو حکمران گروہ کی بداعمالیوں پر تنقید کرنے سے روکا جائے علماء صرف نماز روزہ اور درُود و وظائف میں منہمک ہو کر مسجد کی چار دیواری سے باہر نہ دیکھ سکیں۔ جہاں تک علماء کے معاشی مسائل کا تعلق ہے تو وہ حکومت کے توشہ خانہ سے پورے ہوتے رہیں۔

اس قسم کی کوشش کوئی نئی اور انہونی کوشش نہیں ہے، بلکہ انگریز نے اپنی ضرورت اور اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے یہ نسخۂ کیمیا ایجاد کیا تھا۔ انگریز نے اس فکر کی آبیاری کے لیے ڈیڑھ سو سال تک انتھک کوشش کی کہ علماء کو سیاسیات سے الگ تھلگ کر دیا جائے اور دین و سیاست کی یکجائی کے خدائی تصور کو دھندلا دیا جائے، مگر وہ اپنی تمام تر کدو کاوش کے باوجود اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کام کے لیے فرنگی سامراج کے ہزار جتن کیے، لاکھ پاپڑ بیلے مگر خائب و خاسر ہی ہونا پڑا۔

یہاں تک کہ انگریز نے اپنی مقصد برآری کے لیے مصلح اور ریفارمر پیدا کیے۔ مجدّد پیدا کیے حتیٰ کہ ظلّی اور بروزی نبی تک پیدا کیے اور ان سب نے مسلمانوں کو خصوصاً طبقۂ علماء کو سیاسیات سے الگ رکھنے کی کوشش کی لیکن بات نہ بنی۔ یہ دین فروش، ریفارمر، مجدّد اور نبی اس حد تک تو کامیاب ہوئے کہ امت مسلمہ میں سے کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں کو ورغلا کر اپنے ساتھ ایک ایک جتھہ بنا لیں اور ان چھوٹی چھوٹی کاروان سے بچھڑی ہوئی ٹکڑیوں کی سربراہی کا سہرا اپنے ماتھے پر سجا لیں لیکن

انگریز بہادر کا زرِ کثیر صرف کرنے اور الماریوں کی الماریاں کتابوں کی تصنیف کرنے کے باوجود یہ امت کا عمومی مزاج نہ بدل سکے۔

آج بھی اگر کوئی شخص طبقہ علماء میں شامل ہو کر اور اپنے نام کے ساتھ لفظ مولانا کا سابقہ لگا کر حکومتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے اپنی نامبارک و نامسعود سعی کرتا ہے تو اس کا انجام بھی وہی ہو گا جو اس کے معنوی آقاؤں کا ہوا ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ چند دین فروش ملّا پیٹ کے جہنم کو ایندھن فراہم کرنے کے لیے اس قسم کے طالع آزماؤں کے دام ہمرنگ زمین کا شکار ہو جائیں یہ نہیں ہو سکتا کہ وارثتِ انبیاء کا تاج پہننے والے علماء کرام دین و سیاست کو الگ سمجھنا شروع کر دیں۔

اور موجودہ دور میں تو یہ بات ویسے بھی ایک مجذوب کی بڑ اور دیوانے کا خواب سمجھی جانے لگی۔ موجودہ تحریکِ نظام مصطفےٰ ہمارے اس دعوے پر شاہد عدل ہے۔ اس ملک گیر اور منظم و مربوط تحریک کی قیادت کا سہرا علماء کے سر ہے۔ اس تحریک کو چلانے والی جماعت پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ ایک ایسی شخصیت ہے جس نے مسجد کی چٹائیوں پر بیٹھ کر اور روکھی سوکھی کھا کر علم حاصل کرنے کے بعد حکومت کے ایوانوں پر لرزہ طاری کر دیا۔

چند مفاد پرست نام نہاد علماء کو چھوڑ کر من حیث المجموع ہر مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء نے موجودہ تحریکِ نظام مصطفےٰ میں وہ بیش بہا قربانیاں دی ہیں جن سے قرونِ اولیٰ کے علماء کی یاد تازہ ہو گئی۔ یہاں تک کہ وہ طبقہ جسے حکمران مرغ دست آموز خیال کرتا رہا ہے (یعنی علماء اوقاف) کی اکثریت نے بھی اپنی معاشی دشواریوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تحریکِ نظام مصطفےٰ میں بھرپور حصہ لیا۔ اور دیگر علماء کے شانہ بشانہ کام کر رہے ہیں۔

کوثر نیازی صاحب کو اگر تاریخ تحریکِ آزادی اور تحریکِ پاکستان کے مطالعہ کی فرصت نہیں ہے تو کم از کم موجودہ تحریک میں تو علماء کے کردار سے آنکھیں نہیں موند لینی چاہئیں۔ علماء اب پہلے سے زیادہ چوکنے اور ہوشیار ہیں۔ وہ ابو حنیفہ، احمد بن حنبل اور ابنِ تیمیہ کی سنت کا عَلَم بلند رکھے ہوئے ہیں اور ہر دور کے ظالم و جابر حکمرانوں کے خلاف اسی طرح کلمہ حق کہنے کا عزم کیے ہوئے ہیں۔

انہیں اب خدمتِ اسلام کے سنہری عنوان سے سیاسیات سے علیحدہ نہیں رکھا جا سکتا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ:

ع: جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے دو کارکن مزید شہید اور پچاس گرفتار کر لیے گئے

حصولِ مقاصد تک جد و جہد جاری رہے گی طلباء کا عزم جواں

موجودہ تحریک نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے کارکن اپنی سابقہ روایات کے مطابق عظیم قربانیاں پیش کر رہے ہیں، خدا تعالیٰ نے رحمتِ مخصوص سے جمعیۃ کے کارکنوں کو کافی حد تک نوازا ہے اس سلسلے میں ترجمان کے سابقہ شمارہ میں آپ ہر ہفتہ جمعیۃ کے جیالوں کی کارکردگی اور بے مثال قربانیوں سے متعلق پڑھتے ہیں، گزشتہ شہداء سمیت جمعیۃ کے نو کارکن شہید ہو چکے ہیں۔

الحمد للہ جمعیۃ اس بار بھی اپنے خدا کے حضور سرخرو رہی، اور قوم کے آڑے وقت میں جمعیۃ کے کارکنوں نے خود کو پیش کیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ حتیٰ کہ حصولِ مقصد کے لئے حصارِ جاں سے بھی گزر گئے۔

انہی شہداء اور مجاہدین کی بدولت جمعیۃ کا نام جرأت و عظمت کا مترادف ہو گیا ہے تازہ ترین آمدہ اطلاعات کے مطابق کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں بائیس طلباء کو گرفتار کر لیا گیا اور دو کارکنوں کو شہید کر دیا گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)! جمعیۃ طلباءِ اسلام پاکستان کوٹ ادو کے سابق ناظم عمومی جناب محمد یٰسین صاحب کو سرکاری غنڈوں اور نشہ اقتدار کے بدمست غنڈوں نے اغوا کر کے شہر سے باہر اس سفاکانہ انداز سے شہید کیا ہے کہ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ ہو گئی ہے، تمام شہر غم و اندوہ کا پیکر ہو گیا۔ یہی نہیں بلکہ اہلِ شہر اس واقعہ کی یاد کو کسی حد تک بھی کم نہ کرنے پائے تھے کہ احتجاجی جلوس جو کہ دیگر قصبوں کی طرح کوٹ ادو کا نعرہ بن گئے تھے، میں سیکورٹی فورسس نے جن کی بہادری محض اپنے ہم وطن نہتے دست مسلمانوں پہ گولی چلانے تک محدود ہے جلوس پر فائرنگ کر دی، اور جمعیۃ طلباء اسلام کے فعال کارکن جناب محمد اسلم صاحب بھی جامِ شہادت نوش کر گئے۔ یوں دونوں مجاہد فردوس بریں میں یکے بعد دیگرے جا گزیں ہوئے۔ ان واقعات سے کوٹ ادو کی جماعت کے حوصلے کسی طرح بھی کم نہیں ہوئے۔ تاہم انہیں اپنے عزیز ترین ساتھیوں کے بچھڑنے کا شدید غم و احساس ہے، مقامی جمعیۃ نے شہداء کے لئے قرآن خوانی کی، اور تعزیتی اجلاس منعقد ہوا

دو قیمتی جانوں کے جدا ہونے کے علاوہ کوٹ ادو جمعیۃ کے بائیس جواں ہمت کارکن پسِ دیوارِ زنداں کر دیئے گئے۔ ان جوانمرد مجاہدین کے اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ مشتاق احمد	۲۔ راحت سعید۔
۳۔ رحیم الدین	۴۔ غلام فرید
۵۔ محمد عبد اللہ	۶۔ غلام سرور
۷۔ محمد اکرم	۸۔ محمد صغیر
۹۔ محمد زمان	۱۰۔ محمد عثمان
۱۱۔ عبد القادر۔	۱۲۔ محمد قاسم
۱۳۔ محمد رمضان	۱۴۔ غلام رسول۔
۱۵۔ محمد اسلم	۱۶۔ محمد رمضان
۱۷۔ فضل احمد	۱۸۔ محمد شریف
۱۹۔ عبد الرزاق	۲۰۔ سیف اللہ
۲۱۔ خالد فاروق	۲۲۔ خالد احمد شاہ

انتظامیہ کی جانبداری

جمعیۃ طلباءِ اسلام کوٹ ادو کا ہنگامی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مندرجہ بالا واقعات کی پرزور مذمت کی گئی۔ اور موجودہ انتظامیہ کو تنبیہ کیا گیا کہ وہ جانبداری کی پالیسی ترک کر دے جمعیۃ طلباء کسی قسم کے واقعات سے مرعوب ہونے کی صلاحیت سے عاری ہے اور ظلم و ستم کے مقابلے میں تمام طلباء محمد یٰسین شہید اور محمد اسلم شہید کی طرح سینہ سپر ہو جائیں گے۔ اجلاس میں شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ اور لواحقین سے اظہارِ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائے۔

اظہارِ تعزیت

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر میاں محمد عارف ناظم عمومی محمد فاروق قریشی اور صوبائی صدر ندیم اقبال اعوان نے کوٹ ادو کے مندرجہ بالا واقعات کی پرزور مذمت کی اور شہداء کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اور شہداء کے لواحقین اور متعلقہ جماعت کے کارکنوں سے اظہارِ تعزیت کیا ہے انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہے ہیں، اور ایک دن جمعیۃ کے کارکنوں کی تمام قربانیاں رنگ لائیں گی۔

ہزارہ ڈویژن کے تیئس (۲۳) طلباء گرفتار کر لئے گئے

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان ہزارہ ڈویژن کے ۳۴ کارکن گرفتار کر لیے گئے۔ گرفتار شدگان میں جمعیتہ کے سرکردہ طلباء شامل ہیں۔ جن میں خصوصی طور پر سید الطاف حسین شاہ (حویلیاں) سیکرٹری جنرل جامعہ اسلامیہ بہاول پور یونیورسٹی دوست محمد مالکی، طاہر محمد خاں گورنمنٹ کالج اوگی، جاوید خاں میواتی، محمد نسیم خاں میواتی، گورنمنٹ کالج اوگی، عبدالغفور بٹ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، قاری عبداللہ ہزاروی، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، قاری اسماعیل ہزاروی سرور خاں گورنمنٹ کالج حویلیاں۔ مان اکبر خان حویلیاں، سید معصوم شاہ، حویلیاں۔ ڈاکٹر ضیاء مانسہرہ، اور عبدالغنی صاحب،

صوبائی صدر جناب فضل الرحمان صاحب کی کاوشوں سے سنٹرل جیل ہری پور ہزارہ کے پچاس اسیر طلباء نے جمعیتہ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ انہوں نے مرکزی اور صوبائی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

اظہار مذمت

جمعیتہ طلباء اسلام گوجرانوالہ کے صدر میاں عبدالحق خاں، ناظم عمومی محمد زبیر بٹ، اور سیکرٹری اطلاعات عبدالغفور بٹ، نے مشترکہ بیان میں آزاد کشمیر کے ناظم عمومی اور مدرسہ نصرۃ العلوم کے صدر جناب قاری نذیر احمد فاروقی اور مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے طالب علم محمد ایوب کیمبل پوری کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے

جمعیتہ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے۔ سیکرٹری نشر و اشاعت حافظ عبدالغفور بٹ کو ہری پور اور گوجرانوالہ شہر کے صدر عبدالحق خاں الشیر کو ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ سے رہا کر دیا گیا۔

رہائی

۱۔ جمعیتہ طلباء اسلام سندھ کے صدر سید سراج احمد شاہ مروتی رہا کر دیئے گئے۔

۲۔ جمعیتہ طلباء اسلام پنجاب کے ناظم عمومی عبدالروف ربانی کیمبل پور جیل سے رہا کر دیئے گئے۔

۳۔ حضرو جمعیتہ کے کارکن حافظ محمد صدیق اور محمد حنیف ایک ماہ کی اسارت کے بعد رہا کر دیئے گئے۔

یہ کراچی ہے!

جمعیتہ طلباء اسلام کراچی کے ایک اعلانیہ کے مطابق پرنس روڈ سے پچاس طلباء نے جمعیتہ کی کارکردگی اور پروگرام سے متاثر ہو کر جمعیتہ میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ جب کہ علاقہ گذ لیمار، ناظم آباد کے تیس طلباء نے بھی کراچی کے سیکرٹری اطلاعات جناب محمد اسحاق کشمیری کو جمعیتہ کی مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ہم انشاءاللہ علماء حق کی قیادت میں اسلامی نظام کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اور اس سلسلے میں جس قسم کی قربانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انشاءاللہ کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائے گی۔

جمعیتہ کراچی کے صدر محمد رفیق صاحب اور ناظم اطلاعات نے ان طلباء کی شمولیت پر اظہار مسرت کیا اور ان طلباء کو مبارک باد دی۔ اور کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عظیم جدوجہد میں آپ کو بھی شامل کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کی صلاحیتوں اور جماعتی کارکردگی میں مزید اضافہ کرے۔

علاوہ ازیں کراچی جمعیتہ کا اجلاس۔ مقامی دفتر میں صوبائی ناظم عمومی جناب محمد اسلم شیخ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی اور مولانا اسماعیل قاسمی اور تحریک کے شہداء کے لئے دعاء مغفرت کی اجلاس میں صوبائی ناظم عمومی مقامی صدر اور ناظم اطلاعات نے خطاب کیا۔ اور حلقہ نمبر ۵ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر .... قاضی عبدالصمد

نائب صدر ...... محمد اسماعیل

ناظم عمومی .... محمد شفاعت

ناظم ...... تاج الدین

امیر مالیات ...... فضل قیوم

ناظم نشر و اشاعت ..... اللہ بخش

ازاں بعد کراچی کے وکلاء جنہوں نے حال ہی میں اسلامی نظام کی جدوجہد کے لئے جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے ان کو مبارک باد دی۔

راولپنڈی

جمعیتہ علماء اسلام ضلع راولپنڈی کی مجلس عمومی کا اجلاس بصدارت حبیب الرحمان ۳ جون مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار میں منعقد ہوا اجلاس میں تنظیمی صورت حال پر غور کیا۔ اور آئندہ کے لیے ضلع کی تمام تحصیلوں میں تنظیم کو مضبوط کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ مری جمعیتہ کا اجلاس ۱۰ جون بروز جمعہ صبح نو بجے دفتر قومی اتحاد مری میں منعقد ہو گا۔ گوجر خان شہر کا اجلاس ۱۲ جون بروز اتوار ۹ بجے صبح مدرسہ اشاعت القرآن میں منعقد ہو گا۔

اجلاس سے جناب محمد ادریس، قاضی مشتاق حبیب الرحمان اور عبدالمتین قریشی نے خطاب کیا۔

مرکزی شوریٰ کا اجلاس

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس بصدارت میاں محمد عارف ۴ ۵ جون ۱۹۷۷ء مرکزی دفتر لاہور میں منعقد ہوا اجلاس میں جمعیتہ کی تنظیمی صورت حال اور شعبہ مالیات و نشر و اشاعت کے استحکام کے بارے میں غور و خوض کیا گیا۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ صوبائی مجالس عاملہ کا اجلاس چاروں صوبائی دفاتر میں جون کے اواخر منعقد ہونے چاہئیں۔ اجلاس میں جمعیتہ کی مرکزی شوریٰ نے پاکستان طلباء اتحاد میں جمعیتہ طلباء اسلام کی شمولیت کی منظوری دی

جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیاں

شہر شہر سے

ترتیب: قمر ہاشمی

ہنگامی اجلاس

۲۶ مئی بروز جمعرات مدرسہ تعلیم القرآن میں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل جنڈ الہ کا ہنگامی اجلاس حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کی صدارت میں ہوا اجلاس میں حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور اختتام اجلاس پر دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

قرآن خوانی

حیدرآباد۔ جمعیت علماء اسلام حلقہ وارڈ ۲ حیدرآباد کے زیر اہتمام بمقام مدرسہ رحمانیہ تعلیم القرآن میں جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے امیر پیر طریقت حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی رحمۃ علیہ کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی ہوئی قرآن خوانی میں لوگوں نے کثیر تعداد میں اور جمعیۃ علماء اسلام حلقہ وارڈ ۲ حیدرآباد کے تمام عہدے دار اور مجلس شوریٰ کے ممبر صدر حضرت قاری عبدالوحید حافظ محمد منظور احمد، حافظ محمد عثمان جناب محمد حنیف محمد صابر محمد شریف وغیرہ نے شرکت کی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ وارڈ ۲ کے صدر قاری عبدالرحیم صاحب نے کہا کہ مولانا نیاز احمد شاہ گیلانی بڑے مجاہد تھے مولانا مرحوم نے جمعیۃ کی جو خدمات کی ہیں ان کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ وارڈ ۲ کے صدر اور ناظم اعلیٰ قاری عبدالرحیم نے کالی وردی سے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن حافظ محمد صدیق صوفی عبدالمجید محمد سلیم کی گرفتاری اور ان پر تشدد کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے جذبہ کو تشدد کے ذریعہ دبایا نہیں جاسکتا۔

موت العالم موت العالم

سید نیاز احمد شاہ مرحوم کی وفات حسرت آیات سے کئی مدارس لاوارث طلباء یتیم۔ درِ حرم اشکبار فقراء حیران۔ مسجد و محراب و ممبر خالی قوم کی استعداد معلوم اہل اللہ ایک صالح مومن ایک مجاہد مبلغ حق گو سے محروم ہوگیا مجلس تحفظ حقوق اہل سنت شاہ صاحب کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان تصور کرتی ہے اور دعا ہے مغفرت کرتی ہے کہ رب العزت شاہ صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔ (عبدالشکور دین پوری)

ضلع لائل پور

حلقہ پیر محل میں جمعیت علماء اسلام کی تشکیل کے سلسلہ میں مولانا عبدالقادر حامد کو کنوینر مقرر کیا گیا ہے ممبر سازی کے بعد ضلعی جمعیۃ کے دو نمائندے وہاں جاکر اپنی نگرانی میں انتخاب کرائیں گے۔

مزارعین پر ظلم و تشدد بند کیا جائے

۱۸ اپریل کو ضلع مانسہرہ علاقہ دلائی میں خوانین نے مزارعین کے گھروں اور مال مویشیوں کو جلا کر راکھ بنا دیا ان کو گھروں سے بے گھر کر دیا اور وہ آسمان تلے زندگی بسر کر رہے ہیں یہاں تک کہ اب بھی ان پر ظلم و تشدد کے دروازے کھلے ہوئے ہیں ان کو بے بہا اذیتیں روز بروز دی جاتی ہیں۔ مزارعین کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جن کا کوئی دوسرا ذریعہ معاش نہیں جس کے ذریعے وہ گزر کر سکے ان بیچاروں نے بنجر زمین کو صحیح معنوں میں زمین بنا دیا۔ اب وہ بیچارے اپنی کی ہوئی محنت سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں اس زمین سے اب خوانین فائدہ اٹھا رہے ہیں اگر کوئی آواز بلند کرے تو وہ ان کی نظروں میں مجرم بن کر سزا کے مستحق بن جاتا ہے۔

اس لیے ہم چوہدری عزیز احمد حافظ فریدالدین الکمل عبداللہ عابد، مولوی [illegible] قاری عبدالکریم قاری دوست محمد، حافظ [illegible] عبدالحئی عابد، سب اس واقعہ کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے پر زور الفاظ میں مطالبہ کرتے ہیں کہ مرتکب لوگوں کو عبرتناک سزا دی جائے

شدید مذمت

مورخہ ۲۴ کو ایک اجلاس سرپرست جمعیۃ علماء اسلام حضرت حکیم عبدالصمد کی زیر صدارت ہوا جس میں میلسی میں حضرت مولانا احمد یار صاحب کی گرفتاری کی شدید مذمت کی گئی ہے میلسی پولیس حضرت مولانا کو ان کے کسی رشتہ دار سے ملاقات کی اجازت نہیں دیتی۔ اجلاس کے آخر میں حضرت مولانا عبدالرحیم نعمانی بورے والا کی اہلیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا

ہے۔ آخر میں مرحوم کے لیے دعاء مغفرت کی گئی۔

جمن شاہ

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لیہ کے نائب امیر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب و مولانا محمد قاسم صاحب ضمانت پر رہا کر دیئے گئے مولانا محمد رمضان صاحب نے ضمانت پر رہا ہونے کے بعد مقامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم قید و بند کی صعوبتوں کو اپنے لیے فخر اور سعادت سمجھتے ہیں گولیوں کے سامنے سینہ پیش کرنا جہاد سمجھتے ہیں ہم حصولِ مقاصد کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں اور اس پُر امن تحریک میں صداقت کا پرچم بلند ہو کر رہے گا۔ آخر میں مجاہد ملت حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی مرحوم کے لیے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ رحمتیں نازل فرمائے۔

شمولیت کا اعلان

کراچی جمعیۃ علماء اسلام کراچی سینٹر کے ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ سندھ ہائی کورٹ کے ممتاز وکلاء نے جمعیۃ علمائے اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔

یہ اعلان انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کراچی سنٹر کے قائم مقام امیر مولانا نور الھدیٰ اور ناظم عمومی قاری عبدالباعث اور ناظم مولانا عبدالرحمان فاروقی اور سندھ کے نائب ناظم مولانا عبدالرزاق عزیز جمعیۃ کے رہنما خواجہ اشرف الاسلام ایڈووکیٹ ڈاکٹر شریف حسین حافظ غلام سرور کے ساتھ ایک ملاقات میں کیا ہے ان وکلاء میں سندھ ہائی کورٹ کے ایڈووکیٹ مسعود رشیدی غلام رسول وارثی کمر مرزا سید عبداللہ ہاشمی اور مختار احمد شامل ہیں اس موقع پر انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے بے داغ ماضی اور قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کی بے لوث قیادت اور دور سیاست کی تعریف کی اور مفتی صاحب کے تدبر اور قائدانہ صلاحیت پر ان کو زبردست خراج تحسین پیش کی۔

سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس مسعود رشیدی (جو کہ گنگوہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں) نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت علماء اسلام میں شمولیت اپنے لیے باعث برکت سمجھتا ہوں اور ہر پاکستانی کے لیے پلیٹ فارم کے سیاسی اور مذہبی زینت گاہ تصور کرتا ہوں انہوں نے جمعیت کے رہنماؤں پر اور خصوصاً مفتی محمود پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

کبیر والہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے قائم مقام امیر چوہدری رشید عباس گردیزی اور جمعیۃ کبیر والہ کے ناظم عمومی مولانا عبدالکریم صاحب نعمانی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں جناب سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ فی الحقیقت شاہ صاحب مرحوم کی جماعتی سرگرمیاں قابل خراج تحسین تھیں۔ ان کی جدائی کا تعلق جہاں ذاتی طور سے ہوا ہے وہاں جماعت کی خدمات کے سلسلہ میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ ایک عرصہ تک پُر نہ ہو سکے گا۔ شاہ صاحب کے جماعتی مشن کو انشاءاللہ آگے بڑھایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں تعزیتی اجلاس بھی ہوا۔ اور مرحوم کے لیے دعا مغفرت کی گئی۔

ضلع کچھی بلوچستان

گذشتہ دنوں پاکستان قومی اتحاد ضلع کے صدر مولانا عبدالرزاق صاحب اور جنرل سیکرٹری جناب عبدالحی صاحب کو بغیر وارنٹ دکھائے رات کی تاریکی میں گرفتار کر لیا گیا ان رہنماؤں کو پہلے ڈھاڈر جیل میں رکھا گیا بعد ازاں سنٹرل جیل مچھ روانہ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے کارکنان قومی اتحاد کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں۔

قومی اتحاد ضلع کچھی کے خازن جناب عبدالغفور صاحب نے اپنے ایک بیان میں حکومت کے اس اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کی رہنمائی کا مطالبہ کیا۔

ضمانتیں

جمعیۃ علماء اسلام بورے والا کے امیر حافظ عبدالرؤف صاحب اور جمعیۃ ضلع وہاڑی کے ناظم عمومی حافظ محمد طیب صاحب بورے والا کی ضمانت سپیشل ٹریبونل لاہور سے منظور کر لی گئی ہیں۔ ہر دو رہنماؤں پر ۴۹ ڈی پی آر کے تحت خصوصی عدالت میں مقدمہ زیر سماعت ہے۔

ڈھائی ماہ کے بعد رہائی

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی اور جمعیۃ جھنگ کے رہنما مولانا حفیظ الدین جھنگوی کو ڈھائی ماہ کی نظر بندی کے بعد رہا کر دیا گیا۔

جب کہ مولانا حق نواز صاحب، ماسٹر نصیر علی قریشی، مولانا محمد شفیع کے مقدمے کی کارروائی ۳۰ جون تک ملتوی کر دی گئی۔ یاد رہے کہ ان تینوں حضرات پر ۴۹ ڈی۔ پی۔ آر کے تحت سپیشل ٹریبونل لاہور میں مقدمہ زیر سماعت ہے۔

انتخاب منڈی پھلروان

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت ناظم عمومی قومی اتحاد پھلروان جناب ڈاکٹر سید اعجاز سرور گیلانی صاحب منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام پھلروان کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا

سرپرست اعلیٰ..... ڈاکٹر سید اعجاز سرور گیلانی صاحب
سرپرست... پی این اے پھلروان
صدر... مولوی جمیل الرحمان
نائب صدر... حاجی یلیسین صاحب
جنرل سیکرٹری... ایم۔ ایچ گیلانی صاحب
جوائنٹ سیکرٹری... راؤ دوست محمد
نشر و اشاعت... شیخ محمد رفیق
خزانچی... صوفی مقبول احمد صاحب

منتخب ہوئے۔ بعد ازاں جناب ڈاکٹر سید اعجاز سرور گیلانی صاحب نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ اور مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ العالی کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

مشترکہ بیان

جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے نائب امیر مولانا غلام ربانی اور جمعیت رحیم یار خان کے جائنٹ سیکرٹری قاری حماد اللہ شفیق جنرل سیکرٹری ضلع رحیم یار خان چوہدری غلام مصطفٰے مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے جنرل سیکرٹری مولانا رشید احمد لودھیانوی اور ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے مبلغ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں جمعیت علماء اسلام ملتان کے امیر مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی اور مولانا محمد اسماعیل قاسمی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ نیز مولانا غلام اللہ خان مولانا ضیاء القاسمی مولانا اللہ وسایا مدیر معاون لولاک کی گرفتاری پر شدید احتجاج کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ تمام سیاسی قیدی علماء طلباء وکلاء کو فوراً رہا کیا جائے۔ نیز چٹان اور اسلامی جمہوریہ کے ڈکلریشن منسوخ کرنے پر شدید احتجاج کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان رسائل کے ڈکلریشن فوراً بحال کئے جائیں۔

حلقہ ڈھوک منگٹال کا اجلاس

زیر صدارت مولانا سید مقصود حسین خطیب مسجد ہزارہ کالونی منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی۔

۱۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سیاسی اسیروں کو فوری رہا کیا جائے

۲۔ پاکستان قومی اتحاد کے مطالبات جو کہ پاکستانی قوم کے مطالبات ہیں فوری منظور کئے جائیں اگر حکومت نے ٹال مٹول سے کام لیا تو پاکستانی عوام مزید قربانی دے کر اپنے حقوق ہر حالت میں حاصل کر لیں گے حالات کی خرابی کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

۳۔ یہ اجلاس راولپنڈی میں سیاسی اسیروں کے لیے قانونی کاروائی کرنے والے قومی اتحاد کے وکلا بالخصوص جمعیت علمائے اسلام کے رہنما شیخ اختر حسین ایڈووکیٹ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جناب شیخ اختر حسین صاحب نے اتنے طویل عرصہ تک تحریک کے کارکنوں کے لیے بڑی محنت اور لگن سے کام کیا اور پی این اے کے مالیاتی فنڈز سے آج تک ایک روپیہ تک بھی خرچ نہیں ہونے دیا۔ پورے خلوص سے سیاسی اسیروں کو قانونی سہولت پہنچانے کی کوشش پر انہیں مبارک باد دی جاتی ہے

بیان بازی بند کریں۔

کراچی (پ ر) جمعیۃ علماء اسلام سیار کا کے رہنما اور دارالعلوم حقانیہ کے فاضل حافظ ضیاء الاسلام نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سندھ اور پنجاب میں دھاندلی کی پیداوار اسمبلیوں کے ذریعہ بننے والے وزراء کی فوج ظفر موج سرکاری خرچ پر دورے کر رہی ہے۔ اور قومی اتحاد کے خلاف یک طرفہ بیان بازی کے ذریعہ فضا کو برابر خراب کر رہا ہے۔ جو کہ ایک سوچی سمجھی سکیم ہے۔

چھتانی تحصیل میلسی

گذشتہ دنوں دفتر جمعیۃ العلماء اسلام قصبہ چھتانی تحصیل میلسی ضلع وہاڑی میں حکیم لال حسین چشتی کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ حافظ محمد عبدالحفیظ صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی اس کے بعد جناب حضرت مولانا حافظ درمحمد صاحب تونسوی خطیب جامع مسجد چھتانی نے خطاب فرمایا۔ ملک کی موجودہ صورت حال پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ کوئی طاقت اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی مولانا کی تقریر سننے کے بعد جناب حافظ محمد رمضان جناب مہر اللہ دتہ صاحب جمعیۃ العلماء اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ اور کہا کہ ہم مولانا مفتی محمود پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یقین دلایا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کی مالی و جانی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

ناظم عمومی مہر محمد رمضان صاحب نے جمعیۃ العلماء اسلام میں شمولیت کرنے والے حضرات کا خیر مقدم کیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں قومی اتحاد کے عظیم راہنماؤں کی گرفتاریاں ناجائز مقدمات اور قومی اتحاد کے کارکنوں کے گھروں پر پولیس کے چھاپوں پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ان کاروائیوں کو فوراً بند کیا جاوے۔ اور گرفتار شدگان کو فوری طور پر رہا کیا جاوے۔ مشترکہ بیان میں کہا کہ ہم تحریک کو بھرپور جاری رکھیں گے آخر میں موصوف حکیم صاحب نے شہید ہونے والوں کو خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ کی کاروائی ختم کی گئی۔

تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا سرفراز خاں صفدر امیر جمعیۃ شہر مفتی عبدالواحد، جنرل سیکرٹری جمعیۃ ضلع ڈاکٹر غلام محمد نائب امیر علامہ محمد احمد ناظم نشر و اشاعت مولانا علی احمد جامی نے سابق ناظم عمومی پنجاب سید نیاز احمد شاہ گیلانی اور مولانا محمد اسماعیل قاسمی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور پسماندگان کے لیے صبر کی دعا کی۔

رہائی۔ جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر علامہ محمد احمد جو مارچ کی ۱۹ - ۲۰ کی درمیانی شب کو گھر سے چھاپہ مار کر پولیس نے گرفتار کر کے ڈی پی آر کے تحت کیس قائم کر کے جھنگ جیل منتقل کیا مورخہ ۸ مئی کو رہا ہوئے ڈاکٹر غلام محمد اور مولانا علی احمد جامی جھنگ سے علامہ صاحب کے خیر مقدم کے لیے جھنگ گئے۔

دورہ پنجاب

جمعیتہ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی قاری نور الحق قریشی نے مورخہ ۲۶ مئی کو ڈاکٹر غلام محمد ناظم جمعیتہ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ اور مولانا فیروز ناظم عمومی جمعیتہ ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ سیالکوٹ میں مولانا محمد اسماعیل قاسمی کی تعزیت اور مفتی مختار احمد صاحب کی جو گذشتہ جمعہ کو فائرنگ سے زخمی ہوئے تھے ہسپتال میں عیادت کی اور پونے پانچ بجے واپس تشریف لے گئے کیونکہ پانچ بجے کرفیو نافذ ہونا تھا اور قاری نور الحق صاحب نے گجرات سے ہوتے ہوئے رات جہلم اور راولپنڈی سے دیگر اضلاع کے دورہ کے لیے بھی جانا تھا یہ دورہ پنجاب سے صوبہ میں جمعیتہ کے زخمیوں، اسیروں اور شہیدوں کی رپورٹ. اور ان کے لواحقین سے تعزیت اور ہمدردی و تعاون کے لیے کر رہے ہیں۔

اظہار تعزیت

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ کلر آبادی کے سالار محمد اسلم کی اکلوتی بیٹی اور ہمشیرہ کی وفات پر امیر ضلع حضرت مولانا سرفراز خاں صفدر ناظم عمومی ضلع گوجرانوالہ ڈاکٹر غلام محمد، مولانا علی احمد جامی، امیر شہر مولانا عبدالواحد صاحب اور حافظ گلزار احمد آزاد نے ایک بیان میں اظہار افسوس کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر کی توفیق دے اور مرحومات کو جنت میں جگہ عطاء فرمائے۔

(آمین ثمہ آمین)

بالاکوٹ

گذشتہ دنوں جمعیتہ علماء اسلام کے رہنما قاضی خلیل احمد خطیب مرکزی جامع مسجد بالاکوٹ کاغان ویلی اور جمعیتہ بالاکوٹ کے امیر کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے علاوہ میاں فیض عالم سالار جمعیتہ علماء اسلام بالاکوٹ کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

مولانا محمد اسماعیل قاسمی

جمعیتہ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے رہنما مولانا محمد اسماعیل فاضل دیوبند جو گذشتہ دنوں قضاء الہیٰ سے انتقال کر گئے تھے۔ ۱۹۱۴ء میں تحصیل پسرور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں مڈل تک تعلیم حاصل کی ۱۹۳۲ء میں تحریک کشمیر میں احرار اسلام پسرور کے سالار کی حیثیت سے حصہ لیا۔ اس تحریک میں گرفتار کر لیے گئے۔ ۱۸ سال کی عمر میں دینی تبلیغ کا شوق ہوا۔ حضرت مفتی بشیر احمد پسروری سے ابتدائی صرف نحو کی تعلیم حاصل کی پھر دیوبند چلے گئے وہاں سے ۱۹۳۶ء میں سند۔ فراغت حاصل کی مولانا احمد علی لاہوری سے دورہ تفسیر القرآن پڑھا مولانا احمد علی کے حکم پر سیالکوٹ میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ تقریباً ۴۰ سال جامع مسجد کماراں چوک امام صاحب میں فی سبیل اللہ خدمت کی ساتھ ہی اپنا کاروباری شغل رکھا۔ جمعیتہ علماء ہند کے رکن رہے مجلس احرار اسلام میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا۔ جمعیت علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے جنرل سیکرٹری اور متحدہ جمہوری محاذ ضلع سیالکوٹ کے صدر رہے۔ ان کی وفات کی خبر شہر سیالکوٹ میں بجلی کی طرح پھیل گئی ضلع بھر کے علماء کرام قومی اتحاد کے کارکنوں اور بھاری اکثریت میں شہریوں نے شرکت کی نماز کی امامت مولانا محمد علی نے کی

تعلیم اسلام کالج ربوہ کو سرکاری تحویل سے کیوں واگذار کیا گیا ہے؟

پاکستان قومی اتحاد چنیوٹ کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد عبدالوارث نے اپنے ایک بیان میں بھٹو ناصر قادیانی ملاقات کو ملت اسلامیہ کے خلاف ایک گہری سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ "تعلیم اسلام" کالج ربوہ کو سرکاری تحویل سے واگذار کر کے اور قادیانیوں کو آئین کی رو سے اقلیتی سیٹ نہ دے کر آئین پاکستان کا کھلم کھلا مذاق اڑایا ہے ایک طرف تو بھٹو صاحب قادیانیوں کے نوے سالہ پرانے مسئلے کو حل کر کے خادم ختم نبوت ﷺ کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری طرف علماً قادیانیوں کو مسلمانوں میں پھر سے شامل کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ کیا یہ قادیانی دوستی کا کھلا ثبوت نہیں ہے؟ ایسی صورت میں جہاں یہ بات ختم نبوت کی آئینی ترمیم کے سراسر خلاف ہے۔ وہاں بھٹو صاحب کی اسلام دوستی کا بھرم کھولنے کے لیے بھی کافی ہے۔ کیا بھٹو صاحب مرزا ناصر سے خفیہ معاہدہ کی تکمیل تو نہیں کر رہے ہے اس خفیہ معاہدہ سے پردہ اٹھا کر پاکستانی قوم کو مطمئن کیا جائے۔

...ر کا نقیب

منجانب۔ گلزار احمد مظاہری
سیف اللہ آکمر

عُلماءِ اوقاف کے نام کھلا خط

حضراتِ عُلماء کرام محکمہ اوقاف! السلام علیکم

آپ کو معلوم ہو گا کہ ملک و قوم کن حالات میں اس وقت مبتلا اور پریشان ہے۔ پوری ملت اسلامیہ اِن حالات کی اصلاح کے لیے سر بکف ہو کر میدان میں نکلی ہوئی ہے۔ اور قربانیوں کی ایک عظیم تاریخ اپنے خون میں نہا کر لکھ چکی ہے۔ اور اب بھی ـــ علماء کرام سر پہ کفن باندھ کر نکلے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ خواتین اسلام نے بھی ایثار و عظمت کے بلند مینار قائم کیے ہیں اور ساری امت اس وقت شدید قسم کے بحران میں مبتلا ہے اور نتیجہ کا انتظار کر رہی ہے۔ اور یہ بھی عرض کر دوں کہ پاکستان کے علماء ذی وقار نے مذہب کی تاریخ میں وہ عظمتیں ثبت کی ہیں کہ سارے عالمِ اسلام سے خراجِ تحسین حاصل کیا ہے۔ عرب ممالک کے اخبارات اور رسالے آپ ملاحظ فرمائیں۔ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ مسلم مسجد لاہور۔ مسجد باب اسلام کراچی۔ جامع مسجد احمد پور شرقیہ۔ جامع مسجد تعلیم القرآن راولپنڈی۔ جامع مسجد لائلپور اور تمام مساجد پاکستان کے علماء نے شوکت اسلام کے جو بلند مینار قائم کیے ہیں وہ تمام عالم اسلام کے لیے باعثِ صد افتخار ہیں۔

علماء پاک و ہند کی خودداری۔ غیرتِ اسلامی اور جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ عرصہ دراز سے تمام دنیا کے علماء کے لیے ایک نمونہ اور مثال ہے۔

تفصیل میں نہیں جا سکتا آپ حضرات پہ یہ سب حالات روزِ روشن کی طرح واضح ہیں ان حالات میں جب کہ علماء کرام جہاد فی سبیل اللہ میں صف در صف شریک ہیں وزارت اوقاف و مذہبی امور آپ حضرات کے کندھوں پہ بندوق رکھ کر نہایت مکروہ قسم کے پروگراموں کو روبعمل لانے کے لیے کمربستہ ہو گئی ہے۔ علماء اسلام کی آزادی کو غصب کرنے۔ مساجد بیوت اللہ کو غلام بنانے اور حریت مدارس عربیہ کو ذبح کرنے کے لیے۔ اپنے پرانے مذموم ارادوں کی تکمیل کے لیے پھر میدان میں اتر آئی ہے۔

کبھی حیدرآباد میں۔ کبھی پشاور میں علماء اوقاف کے اجتماعات بلا کر بنام علماء کے درمیان اپنے ناپاک منصوبوں کو کبھی آپ کے مقام کو معاشرے میں بلند کرنے کے نام سے، کبھی آپ کی مالی مشکلات کو حل کرنے کے نام سے اور کبھی آپ کو اسلام آباد میں مسٹر بھٹو کی زیارت کے دام میں لا کر علماء کنونشن کا مژدہ سناتے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ یہ سب جال ایک دفعہ پچھلے دور میں بچھا کر ناکام ہو چکے ہیں۔ اب پھر میدان میں نکلے ہیں۔ جب کہ ہزاروں اکابر علماء مدارس عربیہ کے لاکھوں اساتذہ۔ طلباء۔ آئمہ و خطباء پابندِ سلاسل ہو چکے ہیں، جو باہر ہیں وہ مقدموں کے چکروں میں پریشان ہیں۔

آپ حضرات کو چاہیئے۔ کہ آپ اپنی اصلی حیثیت کو سامنے رکھتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم الانبیاء نے آپ کو دی ہے وزارت اوقاف کو صاف صاف بتا دیں کہ ہماری حیثیت عام سرکاری ملازمین کی طرح نہیں ہے۔ ہم وارثانِ انبیاء ہیں اور جانشینانِ رحمتہ اللعالمین ہیں۔ ہم اگر انتظامی طور پر کسی محکمہ میں ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم تابع سرکار ہو گئے اور حکومت کی پالیسیوں کے نقیب و کارندے ہو گئے۔

ہماری اپنی دینی حیثیت خود ہم پر واضح ہے۔ ہم کسی تنخواہ اور مقام کے لالچ میں آ کر اپنی شرعی حیثیت کو ہرگز داغدار نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اسلام کو نظام حیات و نظام مصطفیٰ سمجھتے ہیں ہم سیاسی طور پر اپنی ذمہ داریاں خود سمجھتے ہیں جن کو ادا کریں گے۔

اگر ہم سے ملک کی کسی دینی و سیاسی جماعت سے عدم وابستگی کا تقاضہ کیا جاتا ہے تو یہ سراسر ناجائز اور حرام ہے۔ اور پھر طرفہ ستم یہ کہ ہمارے نام سے بھٹو کی تائید کا مکروہ کام لیا جانا تو ہماری غیرت دینی کو چیلنج ہے۔ جس کی ہم ہرگز اجازت نہیں دے سکتے۔

ہم آپ حضرات سے یہ ہرگز توقع نہیں رکھ سکتے کہ جس طرح مسلمانوں کے بعض دوسرے طبقے ملازمت اور تنخواہ کو اپنی شرعی ذمہ داریوں کے لیے عذر بنا لیتے ہیں۔ آپ بھی اس فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے۔

آپ تو خدا پر توکل رکھنے والے علماء کرام ہیں۔ آپ اس نیچی سطح پر کیسے اتر سکتے ہیں۔ اگر آپ متحد ہو جائیں تو آپ کو نہ کوئی مساجد سے نکال سکتا ہے۔ اور نہ ہی اپنا غلام بنا سکتا ہے۔

جب سب علماء کرام غیرت دینی کا ثبوت دیں گے تو کسی مسجد میں سے کسی عالم کو نکال کر حکومت کہاں سے علماء آئمہ مساجد۔ موذن و خطباء لائے گی آپ کو اللہ تعالیٰ نے دست و بازو عنایت کیے ہیں۔ مساجد ہماری معاش کا مرکز نہیں، معاد کا مرکز ہیں۔ ہم مساجد سے سب سے قلیل تنخواہ پانے والا گروہ ہیں۔ ہم اپنی دینی ذمہ داریوں کی وجہ سے مساجد سے ملحق ہیں اور اگر دینی غیرت اور جہاد، اور آزادی و حریت نہ دیتے تو کیا ہم ایسے